WED.12.Augst.2026
VOLUME:22 NO:188
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
قائم شدہ: مئی Established: May 1994

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروزبدھ 12/اگست 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 188
28/صفر المظفر 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed ☎ 8888 96 1111
Md. Younus ☎ 8888 95 1111
Md. Tajammul ☎ 8888 94 1111
Md. Awes ☎ 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

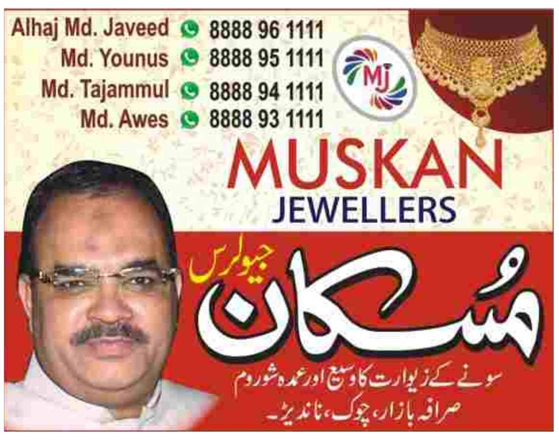
Alhaj Md. Javeed ☎ 8888 96 1111
Md. Younus ☎ 8888 95 1111
Md. Tajammul ☎ 8888 94 1111
Md. Awes ☎ 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

شام کے سابق صدر بشار الاسد کو موت کی سزا

دمشق: (ایجنسیز) شام کے سابق صدر بشار الاسد اور کئی سابق افسران کو عدالت نے موت کی سزا سنائی ہے۔ مقامی میڈیا نے منگل (11 اگست) کو بتایا کہ انہیں مخالفین کو غیر قانونی طور پر حراست میں رکھنے، پہلے سے منصوبہ بند قتل، تشدد اور انسانیت کے خلاف جرائم کا مجرم مانا گیا ہے۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ ان کا عہدہ سب سے اعلیٰ تھا، لیکن انہوں نے اس کے وقار کا لحاظ نہیں رکھا اور قانون کی خلاف ورزی کی۔ شامی عرب نیوز ایجنسی 'ثنا' نے بتایا کہ عدالت نے بشار الاسد کے ماموں زاد بھائی اور درعا شہر میں سابق پولیٹیکل سیکورٹی چیف عاطف نجیب کو بھی موت کی سزا سنائی ہے۔ سابق صدر عدالت میں موجود نہیں تھے، وہ فی الحال روس میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ عدالت نے مفرور لوئی علی العلی، ماہر حافظ الاسد، فہد جاسم الفریج، محمد ایمن عیوش، قصی ابراہیم مہیوب، وافق صالح ناصر اور طلال فارس العیسمی کو بھی سزائے موت کا فرمان سنایا۔ واضح رہے کہ شام کے سابق صدر اسد کی حکومت 8 دسمبر 2024 کو حیات تحریر الشام (ایچ ٹی ایس) اور اس سے وابستہ مسلح گروہوں کے حملے کے بعد گر گئی تھی۔ شام میں اپنی حکومت گرنے کے بعد بشار الاسد اپنے خاندان کے ساتھ ماسکو چلے گئے تھے۔ دسمبر 2024 میں دمشق چھوڑنے کے بعد بشار الاسد نے ایک بیان جاری کیا تھا، جس میں انہوں نے روس جانے سے قبل کے مشکل لمحات کا ذکر کیا۔ انہوں نے یہ بیان 'سیرین پریسیڈنسی' کے ٹیلی گرام اکاؤنٹ کے ذریعے جاری کیا۔ بشار الاسد نے کہا کہ ان کے جانے کا کوئی منصوبہ نہیں تھا اور وہ 8 دسمبر کی صبح تک دمشق میں ہی رہے اور اپنی ذمہ داری پوری کی۔ جب مسلح تنظیمیں دمشق میں داخل ہوئیں، تو انہوں نے لتاکیہ منتقل ہونے کے لیے روسی دوستوں سے بات کی، تاکہ وہاں سے فوجی مہم جاری رکھی جا سکے۔ بشار الاسد کے بیان کے مطابق روس کے حمیمیم ایئربیس پر پہنچنے پر انہیں احساس ہوا کہ شام کی باقی تمام فوجی چوکیاں ختم ہو چکی تھیں اور گراؤنڈ فورس فرنٹ لائن سے پیچھے ہٹ گئی تھیں۔ جیسے جیسے حالات بگڑتے گئے اور روسی بیس پر ڈرون حملے ہونے لگے تو ماسکو نے 8 دسمبر کی شام کو فوری طور پر ان کی روانگی کا انتظام کیا۔ 'سنہوا' نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے دعویٰ کیا کہ پناہ مانگنے یا اپنا عہدہ چھوڑنے کا خیال پہلے کبھی نہیں آیا تھا اور کہا کہ ان کے پاس لڑائی جاری رکھنے کا واحد راستہ یہی تھا۔

سپریم کورٹ سے ٹی ایم سی کو نہیں ملی راحت

440 کروڑ روپے والے بینک کھاتوں پر روک برقرار

نئی دہلی: (ایجنسیز) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی منی لانڈرنگ تحقیقات سے منسلک معاملے میں منگل کے روز ٹی ایم سی کو سپریم کورٹ سے راحت نہیں ملی۔ عدالت نے پارٹی کے ان بینک کھاتوں کو معمول کے مطابق بحال کرنے کا مطالبہ مسترد کر دیا جنہیں ای ڈی نے تحقیقات کے دوران منجمد کیا ہے۔ عدالت نے واضح طور پر کہا کہ وہ اس مرحلے پر کلکتہ ہائی کورٹ کے حکم میں مداخلت نہیں کرے گی۔ جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس پی بی ورالے کی بنچ ٹی ایم سی کی درخواست پر سماعت کر رہی تھی۔ پارٹی نے کلکتہ ہائی کورٹ کے 20 جولائی کے عبوری حکم کو چیلنج کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے ٹی ایم سی کے 3 ایچ ڈی ایف سی بینک کھاتوں کو معمول کے مطابق چلانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے کہا کہ ہائی کورٹ کا حکم متوازن ہے اور فی الحال اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی کے ساتھ عدالت نے فریقین کی عرضیوں کو نمٹا دیا۔ واضح رہے کہ اس معاملے میں 9 جولائی کو کلکتہ ہائی کورٹ نے ٹی ایم سی کو اپنے روزمرہ اور ضروری اخراجات کے لیے کھاتوں سے محدود لین دین کی اجازت دی تھی۔ حالانکہ یہ چھوٹ پوری طرح سے آزاد نہیں تھی۔ عدالت نے ایک خصوصی افسر مقرر کیا تھا جس کی نگرانی میں ہی کھاتوں کو چلایا جانا تھا۔ پارٹی کو باقاعدہ اخراجات کے لیے فنڈز استعمال کرنے کی اجازت ملی تھی لیکن کھاتوں پر مکمل کنٹرول نہیں دیا گیا تھا۔ بعد میں ٹی ایم سی نے کھاتوں کو مکمل طور پر چلانے کی اجازت طلب کرتے ہوئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ سپریم کورٹ نے مذکورہ معاملے میں ایک اور اہم ہدایت دی۔ عدالت نے ٹی ایم سی کے باغی رہنما بسوناتھ داس کو اپنے اعتراضات اور دلائل عدالت کی طرف سے مقرر کردہ خصوصی افسر کے سامنے رکھنے کی اجازت دے دی۔ جسٹس سندریش نے کہا کہ معاملے سے جڑے تمام قانونی اور حقائق پر مبنی دلائل اصل عرضی کی سماعت کے دوران ہائی کورٹ کے سامنے رکھے جا سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ فی الحال معاملے کے میرٹ پر کوئی رائے نہیں دینا چاہتی۔ ای ڈی کے مطابق ٹی ایم سی کے 3 بینک کھاتوں میں تقریباً 440 کروڑ روپے جمع ہیں۔ ایجنسی مبینہ منی لانڈرنگ اور مالیاتی لین دین کی تحقیقات کر رہی ہے۔ تحقیقات کا مرکز پارٹی کے فنڈز کو ایک کمپنی اور اس سے منسلک دیگر اداروں تک منتقل کرنے کے الزامات پر ہے۔ اس کے علاوہ طیاروں اور ہیلی کاپٹر کی خریداری سے جڑے کچھ مالیاتی لین دین بھی تحقیقات کے دائرے میں ہیں۔ حالانکہ ایجنسی کی تحقیقات اب بھی جاری ہیں اور ان الزامات پر حتمی عدالتی نتیجہ آنا باقی ہے۔ ایسے میں معاملے پر حتمی فیصلہ متعلقہ عدالتوں میں آئندہ ہونے والی سماعتوں کے بعد ہی سامنے آئے گا۔

تمل ناڈو اسمبلی میں

'نیٹ' امتحان ختم کرنے کی قرارداد منظور،

مرکز سے میڈیکل داخلہ نظام بدلنے کا مطالبہ

چنئی: تمل ناڈو اسمبلی نے منگل کو ایک قرارداد منظور کرتے ہوئے مرکزی حکومت سے انڈرگریجویٹ میڈیکل کورسز میں داخلے کے لیے 'نیشنل ایلیجیبلٹی کم انٹرنس ٹیسٹ' (نیٹ) ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ ریاستی حکومت نے اس مرکزی داخلہ امتحان کے خلاف اپنے دیرینہ موقف کو ایک بار پھر دہرایا ہے۔ قرارداد پر اسمبلی میں شدید بحث ہوئی۔ بی جے پی کے رکن اسمبلی ایم بھوج راجن نے قرارداد کی سخت مخالفت کی اور ووٹنگ سے عین قبل ایوان سے واک آؤٹ کر دیا۔ ریاست کے وزیر صحت، طبی تعلیم اور خاندانی بہبود کے جی ارون راج نے نیٹ مخالف قرارداد ایوان میں پیش کی۔ قرارداد میں مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ میڈیکل داخلوں کے لیے موجودہ مرکزی نظام کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ ریاستی حکومت نے نیٹ کے خلاف متعدد وجوہات پیش کیں، جن میں امتحان کے انعقاد میں سامنے آنے والی بے ضابطگیاں، مہنگے کوچنگ مراکز کا بڑھتا کاروبار اور طلبہ کی خودکشیوں کے واقعات شامل ہیں۔ وزیر ارون راج نے مرکزی حکومت سے نیشنل میڈیکل کمیشن ایکٹ 2019، نیشنل کمیشن فار انڈین سسٹم آف میڈیسن ایکٹ 2020 اور نیشنل کمیشن فار ہومیوپیتھی ایکٹ 2020 سمیت متعلقہ مرکزی قوانین میں ضروری ترمیم کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست چاہتی ہے کہ پرانا نظام بحال کیا جائے، جس کے تحت تمل ناڈو میں بارہویں جماعت کے بورڈ امتحانات کے نمبروں کی بنیاد پر میڈیکل کورسز میں داخلہ دیا جا سکے۔ قرارداد میں کہا گیا کہ نیٹ سماجی انصاف اور مساوات کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے اور میڈیکل تعلیم کے معاملے میں ریاستوں کے اختیارات کو بھی متاثر کرتا ہے۔ ریاستی حکومت کے مطابق نیٹ کا دیہی اور معاشی طور پر کمزور پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبہ پر غیر مساوی اثر پڑتا ہے۔ خاص طور پر تمل میڈیم سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو مہنگی نجی کوچنگ کی سہولت نہ ہونے کے باعث مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ریاستی حکومت نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ نیٹ کی وجہ سے طلبہ کی توجہ اسکول کے باقاعدہ نصاب کے بجائے صرف داخلہ امتحان کی تیاری پر مرکوز ہو رہی ہے، جبکہ کوچنگ مراکز بھاری فیس وصول کر رہے ہیں۔

ایف سی آر اے 2026 کے خلاف بھی قرارداد

اسمبلی نے ایف سی آر اے 2026 سے متعلق ایک دوسری خصوصی قرارداد بھی منظور کی۔ وزیر راج موہن نے کہا کہ فارن کنٹری بیوشن ریگولیشن ایکٹ (ایف سی آر اے) 2010 سے نافذ ہے اور اس کا مقصد ہندوستان آنے والے غیر ملکی فنڈز کو منظم کرنا ہے تاکہ قومی سلامتی، عوامی نظم اور خودمختاری متاثر نہ ہو۔ انہوں نے بتایا کہ مرکزی حکومت نے پارلیمنٹ میں ایف سی آر اے 2026 ترمیمی بل پیش کیا ہے۔ اس معاملے پر اقلیتی برادریوں کے رہنماؤں نے گزشتہ روز وزیر اعلیٰ سے ملاقات کر کے بل واپس لینے کے لیے مرکز پر دباؤ ڈالنے کی درخواست کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ مجوزہ ترمیم کا اثر تعلیمی اداروں، اسپتالوں اور دیگر تنظیموں پر پڑ سکتا ہے۔

جھارکھنڈ اسمبلی میں ہیمنت سورین کا بی جے پی پر حملہ، کہا-

'طلبہ کا چولا پہن کر سیاسی مفاد حاصل کرنے میں مصروف'

رانچی: جھارکھنڈ میں جے پی ایس سی اور جے ایس ایس سی امتحانات کو لے کر جاری طلبہ احتجاج کے درمیان وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے منگل کو اسمبلی میں حکومت کا موقف واضح کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے لوگ طلبہ کا چولا پہن کر سیاسی مفاد حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور نوجوانوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے ہیمنت سورین نے کہا کہ حکومت 14 ویں جے پی ایس سی ابتدائی امتحان اور بیک لاگ امتحانات کو منسوخ کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ٹی ڈی پی ایل سے وابستہ امتحانات کی جانچ کرائی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بھرتی امتحانات کے پورے نظام میں اصلاح کے لیے ملک کے معروف تعلیمی اداروں، بشمول انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ (آئی آئی ایم) کے ماہرین کی مدد لی جائے گی۔ اپنے خطاب کے دوران سورین نے اپوزیشن، خاص طور پر بی جے پی، کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ زعفرانی لباس پہن کر ڈھونگ تو کرتے ہی ہیں، اب ان کی پارٹی کے لوگ طلبہ کا چولا پہن کر سیاسی مفاد حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے اپوزیشن پر طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ وزیر اعلیٰ کی تقریر کے دوران اپوزیشن ارکان نے نعرے بازی کی اور اسمبلی میں ہنگامہ جاری رہا۔ اس پر سورین نے کہا کہ اپوزیشن ارکان ایوان کے وقار کو مجروح کر رہے ہیں، جبکہ اپنی تقریروں میں جمہوریت کو بچانے کی بات کرتے ہیں۔ سورین نے جے پی ایس سی کا امتحان کرانے والی ایجنسی ٹی ڈی پی ایل پر بھی سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کمپنی اتر پردیش کی ہے اور اس کا تعلق بہار سے بھی رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت ان معاملات کی جانچ کرانے سے پیچھے نہیں ہٹے گی اور امتحانات میں سامنے آنے والی شکایات اور خدشات کو سنجیدگی سے دیکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اس سلسلے میں اپنا فیصلہ کر لیا ہے اور اپوزیشن کے احتجاج یا ہنگامے سے اس کے فیصلوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ امتحانی نظام کو زیادہ شفاف اور محفوظ بنانے کے لیے ماہر اداروں سے تکنیکی اور انتظامی مشورے لیے جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے پیر کو ہوئے اسمبلی گھیراؤ کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ احتجاج کے دوران انتظامیہ اور پولیس نے تحمل کا مظاہرہ کیا۔ ان کے مطابق اسمبلی، پارلیمنٹ اور دیگر آئینی اداروں کے اطراف سیکورٹی وجوہات کی بنا پر پابندیاں نافذ رہتی ہیں، اس کے باوجود مظاہرین اسمبلی کے قریب تک پہنچ گئے۔ سورین نے اپوزیشن پر طلبہ کو گمراہ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ کچھ لوگ مختلف شکلوں اور شناخت کے پیچھے چھپ کر نوجوانوں کو دگمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اپوزیشن جانچ کے عمل کو حتمی نتیجے تک پہنچنے سے روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت طلبہ کے مسائل کا حل چاہتی ہے اور امتحانی نظام میں خامیوں کو دور کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔ اپوزیشن پر طنز کرتے ہوئے انہوں نے ایک نظم کا حوالہ بھی دیا اور کہا کہ ''گرنے کی ابھی اور امکانات باقی ہیں'' اور یہ زوال ابھی شروع ہوا ہے۔

امت شاہ کی پارلیمنٹ سے غیر حاضری پر کانگریس کا حملہ،

'ڈرانے دھمکانے والے خود بزدل ہوتے ہیں'

نئی دہلی: کانگریس نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی پارلیمنٹ کے جاری مانسون اجلاس میں غیر حاضری کو لے کر مرکزی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ پارٹی نے کہا کہ امت شاہ اب تک لوک سبھا اور راجیہ سبھا کی کارروائی میں شریک نہیں ہوئے اور کہا کہ اس سے ایک بار پھر ثابت ہوتا ہے کہ دوسروں کو ڈرانے دھمکانے والے خود بزدل ہوتے ہیں۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے منگل کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی ہونے کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ مختلف خبریں 'پلانٹ' کر کے اور عوامی بحث کا رخ تبدیل کرنے کی کوششوں کے باوجود وزیر داخلہ ایوان میں نہیں آئے۔ انہوں نے کہا کہ لوک سبھا کی کارروائی کے لیے جاری ایجنڈے میں امت شاہ کے نام کے سامنے قانون سازی سے متعلق کام درج تھا، اس کے باوجود وہ ایوان میں نظر نہیں آئے۔ جے رام رمیش نے دعویٰ کیا کہ امت شاہ مانسون اجلاس کے اب تک 17 ایامِ کار کے دوران لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں موجود نہیں رہے اور اس کی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا وزیر داخلہ کی طبیعت ٹھیک ہے اور کیا وزیر اعظم نریندر مودی اور امت شاہ کے درمیان سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے؟ دوسری جانب کانگریس کے میڈیا و پبلسٹی ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین اور راجیہ سبھا رکن پون کھیڑا نے بھی حکومت پر شدید حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے عوام کے ذہن میں جو سوالات ہیں، وہ اپوزیشن کے ذریعے پارلیمنٹ میں اٹھائے جا رہے ہیں، لیکن حکمراں جماعت کے لوگ ان کا جواب دینے سے بچ رہے ہیں۔ پون کھیڑا نے رام مندر ٹرسٹ کا حوالہ دیتے ہوئے الزام لگایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے ٹرسٹ تشکیل دے کر اس میں اپنے پسندیدہ لوگوں کو شامل کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر 'چڑھاوا چوری' کا معاملہ سامنے آیا ہے تو وزیر اعظم سے سوال پوچھے جائیں گے۔ ان کے مطابق حکومت اپنے 'ٹول کٹ' کے ذریعے عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن حکومت اور اس کے 'ٹول کٹ' دونوں کی 'ایکسپائری ڈیٹ' ختم ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی مسلسل طلبہ سے بات کر رہے ہیں اور کانگریس کا وفد بھی ان سے ملاقات کر رہا ہے۔ پون کھیڑا نے الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا یوا مورچہ کے کارکنوں کو دیگر ریاستوں سے جھارکھنڈ لایا گیا تاکہ ایک پرامن تحریک کو تشدد میں تبدیل کیا جا سکے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ جھارکھنڈ حکومت کی وزیر دیپیکا طلبہ اور نوجوانوں سے ملاقات کر رہی ہیں، لیکن کیا مرکزی حکومت کا ایک بھی وزیر جنتر منتر پر احتجاج کرنے والے طلبہ سے ملنے گیا؟ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ پارلیمنٹ میں آنا نہیں چاہتے کیونکہ ان کے 'کالے کارنامے' عوام کے سامنے آ چکے ہیں۔ پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس 20 جولائی کو شروع ہوا تھا۔ اپوزیشن ارکان ایودھیا کے رام مندر میں مبینہ چڑھاوا چوری، دہلی میں احتجاج کرنے والے طلبہ کے خلاف پولیس کارروائی اور اس معاملے پر وزیر داخلہ کے بیان کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان مسائل پر مسلسل ہنگامے کے باعث دونوں ایوانوں میں تعطل برقرار ہے، تاہم ہنگامے کے درمیان حکومت کئی اہم بل منظور کرانے میں کامیاب رہی ہے۔

ہندوستان میں پہلی بار پلاسٹک نوٹوں کا ٹرائل

10 اور 20 روپے کے 2 ارب نوٹوں کو منظوری

نئی دہلی: ہندوستان میں کرنسی نظام کو زیادہ پائیدار اور محفوظ بنانے کی سمت میں ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے مرکزی حکومت نے 10 اور 20 روپے کے پلاسٹک (پولیمر) نوٹوں کے فیلڈ ٹرائل کی منظوری دے دی ہے۔ حکومت نے دونوں مالیت کے ایک ایک ارب، یعنی مجموعی طور پر 2 ارب پلاسٹک نوٹ جاری کرنے کے منصوبے کو منظوری دی ہے۔ اس کی اطلاع منگل کو راجیہ سبھا میں دی گئی۔ مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے راجیہ سبھا میں ایک تحریری جواب میں بتایا کہ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے اپنے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی سفارش کی بنیاد پر آر بی آئی ایکٹ 1934 کی دفعہ 25 کے تحت یہ تجویز مرکزی حکومت کو بھیجی تھی۔ تجویز میں فیلڈ ٹرائل کے کامیاب رہنے کی صورت میں 10 اور 20 روپے کے پلاسٹک نوٹوں کو باقاعدہ طور پر جاری کرنے کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ وزیر خزانہ کے مطابق حکومت نے اس تجویز کو منظوری دے دی ہے۔ آر بی آئی کی جانب سے حکومت کو بتایا گیا ہے کہ پلاسٹک نوٹوں کو موجودہ کاغذی نوٹوں کے ساتھ متوازی طور پر گردش میں لانے کی تجویز ہے۔ یعنی نئے نوٹ جاری ہونے کے بعد موجودہ کاغذی نوٹ فوری طور پر ختم نہیں کیے جائیں گے۔ پلاسٹک نوٹ خصوصی قسم کے پولیمر یعنی پلاسٹک پر مبنی مواد سے تیار کیے جاتے ہیں۔ عام کاغذی نوٹوں کے مقابلے میں یہ زیادہ پائیدار ہوتے ہیں اور نمی، دھول اور روزمرہ استعمال سے ہونے والی گھسائی کو بہتر طور پر برداشت کر سکتے ہیں۔ آسٹریلیا، کینیڈا اور برطانیہ سمیت دنیا کے کئی ممالک پہلے ہی اس طرح کے نوٹ استعمال کر رہے ہیں۔ پلاسٹک نوٹوں کی عمر کاغذی نوٹوں کے مقابلے میں زیادہ ہونے کی وجہ سے بار بار نئے نوٹ چھاپنے کی ضرورت کم ہو سکتی ہے۔ اس سے طویل مدت میں کرنسی کی چھپائی اور تبدیلی سے متعلق اخراجات میں کمی آنے کی امید ہے۔ اس کے علاوہ ان نوٹوں میں جدید حفاظتی خصوصیات شامل کرنا بھی آسان ہوتا ہے، جس سے جعلی نوٹوں کی روک تھام میں مدد مل سکتی ہے۔ تاہم حکومت نے واضح کیا ہے کہ ابھی ان نوٹوں کی خریداری کا عمل ابتدائی مرحلے میں ہے۔ اس لیے فی الحال یہ بتانا ممکن نہیں ہے کہ پلاسٹک نوٹ عام لوگوں کے لیے کب تک دستیاب ہوں گے یا اس پورے منصوبے پر کتنی لاگت آئے گی۔ اس ماہ کے آغاز میں آر بی آئی کے گورنر سنجے ملہوترا نے مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے اجلاس کے بعد پریس کانفرنس میں بھی پلاسٹک نوٹوں کے پائلٹ پروجیکٹ کا ذکر کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ پلاسٹک نوٹوں پر ابھی ٹرائل جاری ہے اور انہیں بازار میں لانے سے پہلے مکمل طور پر جانچا جائے گا۔ آر بی آئی گورنر نے یہ بھی اشارہ دیا تھا کہ مرکزی بینک فیلڈ ٹرائل کے نتائج کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ہی ان نوٹوں کو بڑے پیمانے پر گردش میں لانے کے بارے میں حتمی فیصلہ کرے گا۔ ان کے مطابق آر بی آئی کا ہدف مالی سال 2027-28 تک پلاسٹک نوٹوں کو گردش میں لانا ہے۔

کولمبیا میں 7.4 شدت کے زلزلے سے تباہی

220 اموات، ملبے میں زندگی کی تلاش جاری

بوگوٹا: کولمبیا میں پیر کی صبح آنے والے 4.7 شدت کے شدید زلزلے کے بعد بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے اور اموات کی تعداد بڑھ کر کم از کم 220 تک پہنچ گئی ہے۔ سیکڑوں افراد زخمی ہیں، جبکہ تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے تلے مزید لوگوں کے دبے ہونے کا خدشہ ہے۔ حکام نے ہلاکتوں اور زخمیوں کی تعداد میں مزید اضافے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ زلزلے کے بعد امدادی کارکن منگل کو بھی ملبے میں زندگی کی تلاش میں مصروف ہیں۔ پھنسے ہوئے افراد کا سراغ لگانے کے لیے تربیت یافتہ کتوں اور ڈرونز کی مدد لی جا رہی ہے۔ مختلف متاثرہ علاقوں میں امدادی ٹیمیں منہدم عمارتوں کے ملبے کو احتیاط سے ہٹا کر لوگوں کو تلاش کر رہی ہیں۔ کولمبیا کے مغربی حصے میں واقع شہر کالی زلزلے سے شدید متاثر ہوا ہے۔ میئر الیخاندرو ایڈر کے مطابق، شہر میں کم از کم 95 افراد ہلاک اور 949 زخمی ہوئے ہیں، جبکہ 239 افراد اب بھی منہدم عمارتوں کے ملبے تلے پھنسے ہوئے ہیں۔ ایسے میں شہر میں امدادی کارروائیوں کو تیز کر دیا گیا ہے۔ کولمبیا کی جانب سے جاری ابتدائی اطلاعات کے مطابق زلزلے کا مرکز چوکó صوبے میں زمین کے تقریباً 103 کلومیٹر نیچے تھا۔ زلزلے کے جھٹکے مغربی کولمبیا کے سیکڑوں کلومیٹر پر پھیلے وسیع علاقے میں محسوس کیے گئے۔ پڑوسی ممالک وینزویلا، ایکواڈور اور پاناما میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ زلزلے سے کافی کی پیداوار کے لیے مشہور شہر پیریرا اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں بھی بڑے پیمانے پر نقصان ہوا ہے۔ ابتدائی اطلاعات میں پیریرا اور قریبی علاقوں میں متعدد ہلاکتوں اور عمارتوں کے منہدم ہونے کی اطلاع دی گئی تھی۔ ویلے ڈیل کاؤکا خطے میں بھی زلزلے کے نتیجے میں کئی عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے۔ کالی میں ایک اسپتال کی عمارت کو بھی زلزلے سے نقصان پہنچا ہے، جس کے بعد متاثرہ علاقوں میں طبی اور امدادی سرگرمیوں پر اضافی دباؤ پڑا ہے۔ کئی مقامات پر عمارتوں کے ملبے کے نیچے لوگوں کے پھنسے ہونے کی اطلاعات کے باعث امدادی کارکن مسلسل سرچ آپریشن کر رہے ہیں۔ حکام نے ملک میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا ہے۔ امدادی اداروں کو خدشہ ہے کہ منہدم عمارتوں کے ملبے میں اب بھی بڑی تعداد میں لوگ پھنسے ہو سکتے ہیں۔ امدادی کارروائی جاری رہنے کے ساتھ ہلاکتوں اور زخمیوں کی تعداد میں مزید اضافے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کولمبیا میں آنے والے اس زلزلے کو گزشتہ ایک دہائی کے دوران ملک میں آنے والا سب سے طاقتور زلزلہ قرار دیا جا رہا ہے۔ حکام اور امدادی ٹیموں کی ترجیح اس وقت ملبے تلے دبے افراد کو جلد از جلد تلاش کر کے زندہ نکالنا ہے۔

دہلی کے سرکاری اسکولوں میں پرنسپل اور وائس پرنسپل

کے 828 عہدے خالی، یو پی ایس سی نے دی جانکاری

یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) کے حالیہ بھرتی اشتہار کے مطابق دہلی کے سرکاری اسکولوں میں پرنسپل اور وائس پرنسپل کے 828 عہدے خالی ہیں۔ ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن (ڈی او ای) دہلی میں تقریباً 1090 سرکاری اسکول چلاتی ہے۔ جمعہ (7 اگست) کو ڈی او ای کے ذریعہ جاری کردہ ایک سرکلر کے مطابق سرکاری اسکولوں میں پرنسپل کے لیے 124 اور وائس پرنسپل کے لیے 704 عہدے خالی ہیں، جس میں براہ راست بھرتی کے ذریعہ بھرے جانے والے مجموعی عہدوں کی تعداد 828 ہو گئی ہے۔

भारत सरकार मान्य
नॅशनल एज्युकेशनसोसायटी द्वारासंचलीत
नॅशनल औद्योगिक प्रशिक्षण संस्था,
माळटेकडी रेल्वेफ्लायओव्हर ब्रिज जवळ, माळटेकडी रोड, देगलूर नाका, नांदेड.
प्रवेश सुचना

शैक्षणीक सत्र ऑगष्ट २०२६ पासून सुरू होणाऱ्या खालील व्यवसायात प्रवेश देण्यासाठी दिनांक **१२-०८-२०२६** पासून समुपदेशन फेरी सुरू होत आहे तरी ईच्छुक विद्यार्थ्यांनी या संस्थेशी सकाळी **१०:३०** ते सायंकाळी **५:३०** पर्यंत संपर्क साधुन आपला प्रवेश निश्चित करावा.

अ.क्र	व्यवसाय	प्रशिक्षण कालावधी	शैक्षणिक पात्रता
१	विजतंत्री (Electrician)		
२	जोडारी (Fitter)	२ वर्ष	१० वी उत्तीर्ण
३	यां.मोटारगाडी (MMV)	२ वर्ष	१० वी उत्तीर्ण
४	तारतंत्री (Wireman)	२ वर्ष	१० वी उत्तीर्ण / अनुत्तीर्ण
५	संधाता Welder)	१ वर्ष	१० वी उत्तीर्ण / अनुत्तीर्ण

नोट : मुळ कागदपत्र **(T.C व १० वीचा मार्क मेमो)** शिवाय प्रवेश मिळणार नाही.

प्राचार्य
नॅशनल औद्योगिक प्रशिक्षण संस्था,
नांदेड-४३१६०४

संपर्क :९८९०९५२४८५, ७६२००७६०२४

Alhaj Md. Javeed ☎ 8888 96 1111
Md. Younus ☎ 8888 95 1111
Md. Tajammul ☎ 8888 94 1111
Md. Awes ☎ 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا

خالی صفحے کی تحریر — نصاب، قومی حافظہ اور نئی نسل

ڈاکٹر اسد اللہ خان
9967893333

کچھ واقعات اخبار کے ساتھ پرانے ہو جاتے ہیں، کچھ موبائل کی اسکرین سے چند دن بعد غائب ہو جاتے ہیں، لیکن کچھ واقعات ایسے ہوتے ہیں جو ایک پوری نسل کے ذہن میں گھر کر جاتے ہیں۔ برسوں بعد بھی لوگ کہتے ہیں: ''مجھے وہ دن آج بھی یاد ہے۔'' یہیں سے ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے: جو بڑے واقعات آج ہمارے نوجوان اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، کیا کل ان کا ذکر ان کی تاریخ اور شہریت کی کتابوں میں بھی ہوگا؟ اور اگر نہیں ہوگا تو نئی نسل انہیں کس سے سمجھے گی؟ یہ سوال صرف نصاب کا نہیں، قومی حافظے کا سوال ہے۔ جولائی ۲۰۲۶ کی اہمیت محض اس لیے نہیں کہ اس مہینے میں چند بڑی خبریں سامنے آئیں، بلکہ اس لیے ہے کہ نئی نسل نے جمہوریت، احتجاج، اظہارِ رائے، امتحانی شفافیت اور اداروں کی جواب دہی جیسے اُن تصورات کو عملی صورت میں دیکھا جنہیں وہ اب تک کتابوں میں پڑھتی آئی تھی۔ ایسے واقعات کو تاریخ میں جگہ دینا کسی ایک موقف کی تائید نہیں، بلکہ آنے والی نسل کو یہ سمجھانے کا ذریعہ ہے کہ دستور، شہری حقوق اور جواب دہی محض کتابی اصطلاحات نہیں بلکہ زندہ معاشرتی عمل ہیں۔ اس اعتبار سے جولائی ۲۰۲۶ صرف ایک گزرا ہوا مہینہ نہیں، ایک نسل کا اجتماعی تجربہ بھی ہے۔

خبر اور تاریخ ایک چیز نہیں

ہم عموماً سمجھتے ہیں کہ آج کی خبر خود بخود کل کی تاریخ بن جائے گی۔ ایسا نہیں ہوتا۔ کوئی واقعہ پیش آتا ہے، اخبار اور ٹیلی ویژن اسے خبر بناتے ہیں، سوشل میڈیا اسے لاکھوں لوگوں تک پہنچاتا ہے، کچھ عرصے تک لوگ اس پر گفتگو کرتے ہیں، پھر دوسری خبریں آ جاتی ہیں اور پہلی خبر پیچھے چلی جاتی ہے۔ تاریخ وہاں سے شروع ہوتی ہے جہاں کوئی ذمہ دار ادارہ یہ طے کرتا ہے کہ آنے والی نسل کو اس واقعے کے بارے میں کیا، کتنا اور کس تناظر میں بتایا جائے۔ یہی کام کبھی درسی کتاب بڑی خوبی سے کرتی تھی۔ درسی کتاب کی طاقت یہ نہیں تھی کہ اس کے پاس سب سے تازہ معلومات ہوتی تھیں۔ اخبار ہمیشہ اس سے تیز تھا اور آج انٹرنیٹ ہزار گنا تیز ہے۔ کتاب کی اصل طاقت یہ تھی کہ وہ بچے کو بتاتی تھی کہ کون سی بات ایک سطر کے قابل ہے، کون سی ایک صفحے کے اور کون سی پورے باب کے۔ آج مسئلہ معلومات کی کمی نہیں بلکہ اہم اور غیر اہم میں فرق کرنے کی صلاحیت کی کمی ہے۔ موبائل کی اسکرین پر کسی قومی بحران کی خبر بھی اسی سائز میں آتی ہے جس میں کسی فلمی اداکار کا معمولی تنازع۔ ایک سنجیدہ عدالتی فیصلہ اور کسی مشہور شخصیت کی ویڈیو چند سیکنڈ کے فاصلے پر ہوتے ہیں۔ الگورتھم یہ نہیں پوچھتا کہ قوم کے لیے کیا اہم ہے؛ وہ یہ دیکھتا ہے کہ آپ کس چیز پر زیادہ دیر رکیں گے۔ یہ فرق بہت بڑا ہے۔

بچہ تعریف سے زیادہ مثال یاد رکھتا ہے

ہم سب نے اسکول میں پڑھا ہے کہ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے۔ ہم نے دستور کی تمہید پڑھی، بنیادی حقوق یاد کیے، اظہارِ رائے کی آزادی اور شہری ذمہ داریوں کے بارے میں امتحان میں جواب لکھے۔ لیکن فرض کیجیے ایک اٹھارہ سالہ طالب علم کسی امتحانی بے ضابطگی سے متاثر ہوتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ نوجوان احتجاج کر رہے ہیں، عدالت میں معاملہ پہنچ رہا ہے، حکومت جواب دے رہی ہے، ذرائع ابلاغ بحث کر رہے ہیں اور بالآخر کسی ادارے یا ذمہ دار شخص کو جواب دہ ہونا پڑ رہا ہے۔ اب جمہوریت اس کے لیے صرف کتاب کی تعریف نہیں رہی؛ وہ ایک زندہ تجربہ بن گئی۔ تعلیم کا ایک سادہ اصول ہے: بچے تعریفیں بھول سکتے ہیں، مثالیں دیر تک یاد رکھتے ہیں۔ اسی لیے سوال یہ ہے کہ اگر جمہوریت کی تعریف اسکول دے اور اس کی زندہ مثال صرف سوشل میڈیا دے تو بچے کی سیاسی اور سماجی سمجھ کی تشکیل کون کرے گا؟

اسکول خاموش رہے تب بھی سبق ملتا ہے

تعلیم صرف وہ نہیں جو استاد تختۂ سیاہ پر لکھتا ہے۔ بچہ اسکول سے بہت کچھ بغیر کتاب کے بھی سیکھتا ہے: اپنی باری کا انتظار کرنا، دوسروں کی بات سننا، اختلاف کے باوجود ساتھ بیٹھنا، دلیل دینا اور نظم و ضبط قائم رکھنا۔ اسی طرح خاموشی بھی ایک سبق ہے۔ اگر کوئی واقعہ پورے ملک میں زیرِ بحث ہو، گھر میں اس پر گفتگو ہو، موبائل پر اس کی ویڈیوز گردش کر رہی ہوں، دوست اس پر بحث کر رہے ہوں، لیکن کلاس روم میں اس کا نام لینا بھی ممنوع سمجھا جائے تو بچہ ایک عجیب پیغام لیتا ہے: ''شاید اصل زندگی کے بعض سوالات اسکول میں نہیں پوچھے جاتے۔'' اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر تازہ سیاسی تنازع اگلے دن کتاب میں شامل کر دیا جائے۔ نصاب کو احتیاط کی ضرورت ہے۔ ہر خبر تاریخ نہیں ہوتی اور ہر الزام حقیقت ثابت نہیں ہوتا۔ مگر احتیاط اور مکمل خاموشی میں فرق ہے۔ احتیاط کہتی ہے: ابھی حتمی فیصلہ مت سناؤ۔ خاموشی کہتی ہے: بات ہی مت کرو۔ تعلیم کو پہلی روش اختیار کرنی چاہیے، دوسری نہیں۔

اختلاف کو باہر نکالنے سے اختلاف ختم نہیں ہوتا

بعض اساتذہ اور ادارے حساس موضوعات سے اس لیے بچتے ہیں کہ کہیں کلاس میں بحث یا تنازع نہ پیدا ہو، لیکن نوجوان بحث کرنا بند نہیں کرتا۔ وہ اسکول کے باہر بحث کرتا ہے، واٹس ایپ گروپ میں، انسٹاگرام پر، یوٹیوب کے کمنٹس میں یا دوستوں کے درمیان۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں کوئی استاد موجود نہیں جو اسے یہ سکھائے کہ مخالف کی بات بھی پوری سنو، دعوے کا ثبوت مانگو، خبر کا ماخذ دیکھو اور اختلاف کو دشمنی میں تبدیل نہ کرو۔ اختلاف کو کلاس روم سے نکال دینے سے اختلاف ختم نہیں ہوتا؛ وہ صرف تربیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ شاید ہمارے زمانے کی ایک بڑی مشکل یہی ہے۔ آج نوجوان کو کسی مسئلے پر جمع کرنا آسان ہے، مگر اسے مخالف دلیل سننے پر آمادہ کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ ہیش ٹیگ بنانا آسان ہے، دلیل بنانا مشکل؛ ویڈیو شیئر کرنا آسان ہے، اس کی صداقت جانچنا مشکل۔ جمہوریت صرف آواز اٹھانے کا نام نہیں، دوسرے کی آواز سننے کا نام بھی ہے۔

ایک ہی ملک، دو الگ یادیں

فرض کیجیے کسی بڑے واقعے کو لاکھوں لوگوں نے دیکھا، اس کی ویڈیوز محفوظ ہیں، خاندانوں نے اس کا اثر محسوس کیا، مگر سرکاری نصاب میں برسوں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ واقعہ بھلایا نہیں جائے گا۔ وہ لوگوں کی گفتگو، ویڈیوز، تصاویر، لطیفوں، گیتوں اور خاندانی یادوں میں زندہ رہے گا۔ لیکن پھر ملک کے پاس دو حافظے بن سکتے ہیں: ایک وہ جو کتابوں میں محفوظ ہے اور دوسرا وہ جو لوگوں کے ذہنوں اور موبائل فونوں میں محفوظ ہے۔ فرانسیسی ماہرِ سماجیات موریس ہالبواکس نے اجتماعی حافظے کے تصور کو سمجھاتے ہوئے بنیادی طور پر یہی بتایا کہ انسان اپنی یادیں تنہا نہیں بناتا؛ خاندان، معاشرہ اور ادارے ہماری یادوں کو شکل دیتے ہیں۔ اسکول کبھی اس عمل کا ایک مضبوط مرکز تھا۔ اگر اسکول یہ جگہ چھوڑ دے تو جگہ خالی نہیں رہتی۔ اسے کوئی اور پُر کرتا ہے، آج شاید سوشل میڈیا، وائرل ویڈیو یا الگورتھم۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ اسکول جواب دہ ہے، الگورتھم نہیں۔

نوجوانی میں دیکھا ہوا واقعہ عمر بھر ساتھ رہتا ہے

اپنی زندگی پر نظر ڈالیے۔ ہمیں بچپن اور نوجوانی کے کئی واقعات حیرت انگیز وضاحت سے یاد ہوتے ہیں۔ کوئی جنگ، انتخاب، فساد، قدرتی آفت، کھیلوں کی بڑی کامیابی یا قومی سانحہ ہمیں یہ بھی یاد رہتا ہے کہ خبر سنتے وقت ہم کہاں تھے۔ کیونکہ نوجوانی صرف واقعات دیکھنے کی عمر نہیں، اپنی شناخت بنانے کی عمر بھی ہے۔ اسی لیے آج کا اٹھارہ سالہ طالب علم جس واقعے سے براہِ راست متاثر ہوتا ہے، ممکن ہے اسے ساٹھ سال بعد بھی یاد رکھے۔ درسی کتاب یہ طے نہیں کر سکتی کہ وہ کیا یاد رکھے گا۔ وہ صرف یہ طے کر سکتی ہے کہ اس کی ذاتی یاد اور قوم کی تحریری یاد ایک دوسرے سے گفتگو کریں گی یا نہیں۔

کتاب کی سب سے بڑی طاقت: اعتماد

اگر بچہ کوئی بڑی بات پہلے ہی جانتا ہو اور اپنی کتاب میں اس کا کوئی ذکر نہ پائے تو ممکن ہے وہ واقعے کے بارے میں اپنی رائے نہ بدلے؛ البتہ کتاب کے بارے میں اس کی رائے ضرور بدل سکتی ہے۔ وہ سوچ سکتا ہے: ''اگر یہ بات یہاں نہیں ہے تو اور کیا کچھ نہیں بتایا گیا ہوگا؟'' یہیں سے اعتماد کا مسئلہ شروع ہوتا ہے۔ درسی کتاب کی اصل طاقت معلومات نہیں، اعتبار ہے۔ کتاب کے پیچھے مصنف ہوتا ہے، ادارہ ہوتا ہے، ایڈیشن اور تاریخ ہوتی ہے۔ غلطی ہو تو سوال پوچھنے کے لیے کوئی دروازہ موجود ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا کی ایک وائرل پوسٹ کے پیچھے اکثر ایسا کوئی دروازہ نہیں ہوتا۔ اس لیے کتاب کو انٹرنیٹ سے رفتار کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیے؛ وہ مقابلہ کبھی نہیں جیت سکتی۔ اسے اعتبار، تناظر اور ذمہ داری کا مقابلہ جیتنا چاہیے۔

تو پھر راستہ کیا ہے؟

اس کا حل یہ نہیں کہ ہر احتجاج، تنازع یا سیاسی واقعہ فوراً نصاب میں شامل کر دیا جائے۔ زیادہ بہتر راستہ یہ ہے کہ بچوں کو فیصلہ نہیں، فیصلہ کرنے کا طریقہ سکھایا جائے۔ مثلاً کسی معاصر مسئلے پر استاد دو مختلف اخبارات کی رپورٹیں سامنے رکھ سکتا ہے اور پوچھ سکتا ہے: دونوں میں فرق کیا ہے؟ کس خبر میں ماخذ واضح ہے؟ کون سا جملہ حقیقت ہے اور کون سا تبصرہ؟ کسی وائرل واٹس ایپ پیغام کو سامنے رکھ کر پوچھا جا سکتا ہے: اسے سب سے پہلے کس نے جاری کیا؟ تاریخ کیا ہے؟ تصویر اسی واقعے کی ہے یا پرانی؟ دوسری معتبر جگہوں پر یہی خبر موجود ہے یا نہیں؟ یہ آج کے زمانے کی بنیادی تعلیم ہے۔ اسی طرح امتحان میں صرف یہ نہ پوچھا جائے کہ ''اظہارِ رائے کی آزادی کی تعریف لکھیے۔'' کبھی یہ بھی پوچھا جائے: ''آپ کے سامنے دو متضاد خبریں ہیں۔ بتائیے کون سی زیادہ قابلِ اعتبار ہے اور کیوں؟'' ایسا ایک سوال پوری تدریس کا رخ بدل سکتا ہے۔ اسکول اپنے شہر اور محلے کی تاریخ بھی بچوں سے مرتب کرا سکتے ہیں۔ بچے بزرگوں کے انٹرویو لیں، پرانی تصاویر جمع کریں، کسی اہم مقامی واقعے کے مختلف گواہوں سے گفتگو کریں اور پھر دیکھیں کہ ایک ہی واقعے کو مختلف لوگ کیسے یاد کرتے ہیں۔ یوں طالب علم صرف تاریخ پڑھے گا نہیں، تاریخ بننے کے عمل کو سمجھے گا۔

جب بچے کا پہلا استاد الگورتھم بن جائے

آنے والے برسوں میں مسئلہ اور بڑا ہونے والا ہے۔ نئی نسل کسی تاریخی یا سیاسی سوال کا پہلا جواب شاید استاد سے نہیں پوچھے گی۔ وہ سرچ انجن یا مصنوعی ذہانت سے پوچھے گی اور چند سیکنڈ میں ایک پُراعتماد جواب اس کے سامنے ہوگا۔ اسکول اس رفتار کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اسے کرنا بھی نہیں چاہیے۔ اس کا اصل کام اب یہ سکھانا ہے کہ جواب ملنے کے بعد اس پر سوال کیسے کیا جائے: یہ جواب کس ماخذ سے آیا؟ کیا دوسرا نقطۂ نظر بھی موجود ہے؟ کیا تصویر اصلی ہے؟ کیا خبر مکمل ہے؟ کیا حقیقت اور رائے کو الگ کیا گیا ہے؟ اگر اسکول یہ صلاحیت پیدا کر دے تو وہ ڈیجیٹل دور میں پہلے سے زیادہ ضروری ہو جائے گا۔ اور اگر وہ صرف وہی معلومات یاد کرواتا رہا جو ایک مشین چند سیکنڈ میں دے سکتی ہے تو بچے کے ذہن میں ایک فطری سوال پیدا ہوگا: پھر اسکول کی ضرورت کیا ہے؟ یہی ہمارے عہد کا اصل تعلیمی سوال ہے۔ تاریخ کو یقیناً وقت چاہیے۔ آج پیش آنے والے ہر واقعے پر کل حتمی فیصلہ نہیں لکھا جا سکتا۔ مؤرخ کو تحقیق، ثبوت اور فاصلے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر اس احتیاط کا مطلب یہ بھی نہیں کہ ہم اپنے عہد کے اہم واقعات کو خاموشی کے حوالے کر دیں۔ تاریخ کا صفحہ کبھی حقیقتاً خالی نہیں رہتا؛ اگر ذمہ دار ادارے اسے تحقیق، توازن اور دیانت کے ساتھ نہیں لکھیں گے تو اسے کوئی وائرل ویڈیو لکھے گی، کوئی بے نام پوسٹ، کوئی الگورتھم، کوئی افواہ یا کوئی تعصب۔ یہیں نصاب ساز اداروں، تعلیمی بورڈوں، ماہرینِ تعلیم، مؤرخین، مصنفین اور اساتذہ کی ذمہ داری شروع ہوتی ہے۔ ان کا کام نئی نسل کو یہ بتانا نہیں کہ کیا سوچنا ہے، بلکہ یہ سکھانا ہے کہ کیسے سوچنا ہے؛ واقعے کو کیسے سمجھنا ہے، خبر کو کیسے پرکھنا ہے، اختلاف کو کیسے سننا ہے اور تاریخ کو ثبوت، تناظر اور انصاف کے ساتھ کیسے پڑھنا ہے۔ جولائی ۲۰۲۶ کتاب میں ایک باب بنے، چند صفحات پائے یا محض ایک دستاویزی حوالہ، یہ فیصلہ تحقیق اور وقت کریں گے؛ لیکن اسے مکمل خاموشی کے سپرد کر دینا بھی ایک فیصلہ ہوگا، اور شاید سب سے زیادہ دور رس فیصلہ۔ کیونکہ جس واقعے کو نصاب جگہ نہیں دیتا، ضروری نہیں کہ نئی نسل اسے بھول جائے؛ ممکن ہے وہ اسے کسی اور ذریعے سے یاد رکھے، مگر پھر اس یاد کی صحت، توازن اور سمت کی ذمہ داری ہمارے ہاتھ میں نہیں رہے گی۔ اس لیے اصل سوال صرف یہ نہیں کہ اسکول تاریخ کے اس باب میں شریک ہوگا یا تماشائی۔ سوال اس سے کہیں بڑا ہے: کیا ہمارے تعلیمی ادارے اپنے عہد کی اجتماعی یاد کو دیانت، توازن اور ذمہ داری کے ساتھ اگلی نسل تک پہنچانے کا فرض ادا کریں گے؟ آنے والا وقت شاید ہم سے یہ نہیں پوچھے گا کہ ہمارے نصاب میں تاریخ کے کتنے ابواب تھے۔ وہ پوچھے گا: جب تاریخ ہمارے بچوں کی آنکھوں کے سامنے بن رہی تھی، جب ان کے ذہن سوالوں سے بھر رہے تھے اور دنیا انہیں ہر اسکرین سے اپنے اپنے جواب دے رہی تھی، تب ہمارے اسکول، ہمارے نصاب، ہمارے تعلیمی بورڈ اور ہمارے اہلِ علم کہاں تھے؟ اور اس سوال کا سب سے تکلیف دہ جواب یہ ہوگا: ہم نے بچوں کو تاریخ کے صفحات تو پڑھائے، مگر اپنے عہد کی تاریخ کو پہچاننے، پرکھنے اور سمجھنے کے لیے انہیں تنہا چھوڑ دیا۔

کمانڈمنٹ آف لیڈر شپ -2-

مشورے ضرور دیجئے مگر اپنی اوقات کے مطابق

ڈاکٹر علیم خان فلکی
صدر سوشیو ریفارمس سوسائٹی آف انڈیا
-حیدرآباد
9642571721

پہلے کمانڈمنٹ میں آپ نے جانا کہ ''قوم کو یہ کرنا چاہئے، مسلمانوں کو وہ کرنا چاہئے''، یہ چاہئے چاہئے کے مشورے الاپنا بند کر دیجئے۔ دوسرا کمانڈمنٹ یہ ہے کہ جو بھی مشورہ دیں پہلے کاغذ پر اپنے مشورے کو لکھ کر اس پر کتنا خرچ آ سکتا ہے، آپ کتنا Contribute کر سکتے ہیں یا کروا سکتے ہیں، اور اس مشورے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کتنے افراد درکار ہیں۔ اور اہم یہ کہ آپ خود کتنی ذمہ داری اٹھا سکتے ہیں یہ بتایئے۔ لوگ عام محفلوں یا تقریروں میں جس قسم کے بڑے بڑے مشورے دیتے ہیں، ان کی تکمیل کے لئے کروڑہا روپیہ اور سینکڑوں افراد درکار ہوتے ہیں۔ جن کا انتظام ہونا ممکن نہیں۔ اس لئے دوسرا حل یہ ہے کہ وہ مشورہ دیجئے جو آپ کی استطاعت میں ہے۔ اپنی جیب سے کتنا نکال سکتے ہیں، کتنے احباب کو جیب سے نکالنے کے لئے تیار کر سکتے ہیں۔ اور خود کتنا وقت دے سکتے ہیں یہ بتایئے۔ پھر اس کے مطابق منصوبہ بندی کیجئے۔ مثال کے طور پر اگر آپ یہ مشورہ دیتے ہیں کہ مسلمانوں کو پہلے ایجوکیٹ کرنا چاہئے تاکہ ہمارے بچے بڑے بڑے عہدوں پر پہنچیں یا بڑے بزنس مین بن سکیں۔ مشورہ تو بہت پیارا ہے، لیکن ایسا ہی ہے جیسے معصوم بچہ میلے میں پلاسٹک کی موٹر یا جہاز میں بیٹھ کر کہتا ہے کہ اب ہم امریکہ جائیں گے، لندن جائیں گے۔ مسلمان بچوں کی آبادی اگر پانچ کروڑ بھی تصور کر کے چلیں تو ان کی ایجوکیشن کے لئے ہزاروں کروڑ روپے چاہئے، جس کا انتظام ناممکن ہے۔ اس لئے اپنی اور اپنے احباب کی استطاعت دیکھئے اور صرف اپنے محلّے کی ایجوکیشن کی ذمہ داری لیجئے، جو بچے میٹرک یا انٹر میں فیل ہو کر Drop-out ہو گئے، ان کو دوبارہ امتحان دلا کر انہیں کم از کم گریجویٹ بنا دیجئے، یا کوئی ٹکنیکل کورس کروا دیجئے تاکہ وہ حلال رزق کما سکیں۔ دوسرے الفاظ میں اپنی اوقات کے مطابق مشورہ دیجئے۔ حیرت اِس بات پر ہوتی ہے کہ جب لوگوں سے کہا جائے کہ آپ کے مشورے پر عمل کرنے کے لئے پہلے آپ اس کی قیادت کی ذمہ داری لیجئے تو بڑی انکساری سے فرماتے ہیں کہ ''ارے میں کیسے لیڈر کر سکتا ہوں، میں نے کبھی یہ کام کیا ہی نہیں''۔ حالانکہ شادی سے پہلے کسی نے یہ نہیں کہا کہ ''ارے مجھے بچے پیدا کرنے کا کوئی تجربہ ہی نہیں، میں کیسے باپ بن سکتا ہوں؟'' آپ باپ بھی بنے اور قدرت نے خود آپ کو سکھایا کہ کیسے ان کی پرورش کریں۔ لیڈر شپ بھی ایسی ہی سیکھی جاتی ہے کہ آپ ایک بار ذمہ داری قبول کر کے کام شروع کر دیجئے، آپ کی نیّت سچّی اور اچھی ہو تو انشاءاللہ آپ اپنے مشن میں کامیاب ضرور ہوں گے۔ ذرا سوچئے اگر کوئی شخص بچے تو پیدا کر لے لیکن ان کی پرورش کی ذمہ داریاں اٹھانے سے بھاگ جائے تو پھر اُس کی اولاد کا کیا حشر ہوتا ہے۔ وہ یتیموں کی طرح ایک دن تعلیم چھوڑ کر میکانک، ڈرائیور، گنجیٹی، چور اور پست معیارِ زندگی والے نکلتے ہیں، آپ کے بچوں کو آپ کی children Biological یعنی نسبی اولاد کہتے ہیں، اس لئے آپ اپنی اولاد کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کر کے محنت کرتے ہیں۔ آپ کی ایک اور اولاد بھی ہے جس کو آپ محسوس نہیں کرتے۔ یہ جو حالاتِ حاضرہ پر تبصرے اور مشورے آپ کے ذہن میں آ رہے ہیں۔ یہ دراصل آپ کا الہام ہے۔ آپ کے ذہن میں آنے والے سارے خیالات آپ کی فکری اولاد یعنی children Intellectual ہیں۔ یہ بھی نسبی اولاد کی طرح اللہ نے ہی آپ کے ذہن میں پیدا کئے۔ آپ پر اِس سوچ اور فکر کی پرورش کرنے کی ذمہ داری بھی اتنی ہے جتنی ذمہ داری نسبی اولاد کی پرورش کرنے کی ذمہ داری۔ آپ اپنی نسبی اولاد کی پرورش تو خود کرنے کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں، لیکن یہ مشورے جو آپ ہی کی ذہنی اولاد ہے، آپ پیدا کر کے چھوڑ دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی پرورش فلاں جماعت کرے، لیڈر کریں یا حکومت کرے۔ وہ آپ کی فکری اولاد کی پرورش کیوں کریں گے؟ اُن کے پاس خود اپنے کئی منصوبے ہیں جس پر وہ کام کر رہے ہیں، ان کو آپ کے مشوروں کی ضرورت نہیں جب تک آپ ان کے ساتھ نہ جڑیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آپ کی فکری اولادیں اسی طرح یتیم نکلتی ہیں جس طرح نسبی اولاد کی صحیح پرورش نہ کرنے کے نتیجے میں نکلتی ہے۔ اسی کی وجہ سے آج ہماری اکثریت انتہائی حقیر پیشوں سے وابستہ ہے۔ کوئی ان کی لنچنگ کر دے، کوئی ان کی مسجدوں یا بستیوں کو بلڈوز کر دے، شہریت سے خارج کرنے کی دھمکی دے تو ان میں نہ سڑک پر آنے کا شعور ہے، نہ اپنے دین، تہذیب، تاریخ، زبان و ادب کو بچانے کی شعور ہے۔ اسی لئے ملک کے سب بڑے فاشسٹ نے ہمیں ''پنکچر'' بنانے والی قوم کہا ہے۔ وجہ یہی ہے کہ آپ اپنے آپ کو تنہا عقلمند سمجھتے ہیں، اور باقی سب بے وقوف ہیں، گویا ان کے پاس دماغ نہیں ہے، وہ آپ کے دماغ میں مچھروں مکھیوں کی طرح آنے والے آئیڈیاز پر عمل کرنے دوڑیں گے، اور ایک دن جب انقلاب آ جائے گا تو سارے آپ کے گھر آ کر قدم بوسی کرتے ہوئے کہیں کہ ''سرکار آپ کے دیئے ہوئے مشوروں کو ہم نے پایہ تکمیل تک پہنچا دیا ہے، آیئے اور ہمارے قائد بن جایئے''۔

وحدتِ اسلامی ہند ''پیغام رحمت عالم ﷺ مہم'' منائے گی

محمد ضیاء الدین صدیقی (امیر وحدت اسلامی ہند)

प्रेस कॉन्फ्रेंस
11 August 2026 | Hotel Holiday Pride, Opp MGM Hospital
NATION WI IGN

اورنگ آباد 11/ اگست 2026 (بذریعہ لیاقت علی خان یاسر جالنوی ضلع نامہ نگار جالنہ) وحدت اسلامی ہند ملک گیر سطح پر 16/ اگست تا 26/ اگست 2026 کے دوران ''پیغام رحمت عالم ﷺ مہم'' ولا تقتلوا انفسکم۔ ''انسان کو اپنے ہاتھوں مرنے نہ دو'' موضوع کے تحت منا رہی ہے جس میں اس کے ذیلی موضوعات میں خودکشی، دختر کشی، نشہ آوری اور فضائی آلودگی ہے۔ آج قومی اور بین الاقوامی سطح پر پوری انسانیت ان مسائل سے نبرد آزما ہے بالخصوص ہمارا ملک بھارت ان سماجی اور معاشرتی بیماریوں کے سبب کمزور ہوتا جا رہا ہے اور ان تمام مسائل کا حل اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات اور آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل درآمد ہی ہے اور زندگی کے تمام شعبوں اخلاق، عبادات، معاملات یا خاندانی و سماجی زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کا طریقہ ہی ہمارے لیے سب سے بہترین اور کامل رول ماڈل ہے لیکن آج خودکشی Suicide دنیا کے سنگین ترین عوامی صحت اور سماجی بحرانوں میں سے ایک ہے، عالمی ادارہ صحت WHO کے مطابق ہر سال سات لاکھ سے زائد افراد خودکشی کا شکار ہیں جبکہ خودکشی کی کوشش کرنے والوں کی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔ دستیاب عالمی اعداد و شمار کے مطابق متعدد مسلم اکثریتی ممالک میں خودکشی کی شرح نسبتاً کم ہے مثال کے طور پر سعودی عرب، اردن، مصر، بنگلہ دیش اور انڈونیشیا میں یہ شرح عموماً فی لاکھ دو تا پانچ کے درمیان ہے جبکہ امریکہ میں 14-15، بھارت میں 12-13 اور جنوبی کوریا میں 20/ سے زائد درج کی گئی ہے۔ اسلام خودکشی کو محض ایک اخلاقی برائی نہیں بلکہ انسانی جان کے تقدس کے خلاف سنگین جرم قرار دیتا ہے۔ بلاشبہ خودکشی ایک کثیر الجہتی مسئلہ ہے لیکن دستیاب بین الاقوامی شواہد اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات انسان کو مایوسی سے امید، اضطراب سے اطمینان، اور خودکشی سے بامقصد و باوقار زندگی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور یہی اسلام کا آفاقی رحمت بھرا اور انسانیت نواز پیغام ہے۔ اسی طرح لڑکیوں کی مادر رحم میں جنین کشی Female feticide دور حاضر کا نہایت سنگین سماجی، اخلاقی اور انسانی جرم ہے جس نے خاندانی نظام، معاشرتی توازن اور انسانی اقدار کو شدید نقصان پہنچایا ہے اور رحم مادر میں معصوم جان کا خاتمہ ظلم، قتل اور اللہ کی امانت میں خیانت ہے۔ اعداد و شمار اور یو این ایف پی اے کے مطابق ہمارے ملک میں مسنگ گرلز کا مسئلہ انتہائی تشویش ناک ہے اور دنیا میں قتل کی جانے والی ہر تیسری بیٹی ہندوستانی ہے۔ بیٹی کی حفاظت دراصل انسانیت، عدل اور انسانی تہذیب کی حفاظت ہے۔ اسی طرح نشہ آج محض ایک فرد کی کمزوری نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے تباہ کن عالمی بحران ہے۔ عالمی ادارے صحت ڈبلیو ایچ او کے مطابق ہر سال تقریباً 32 لاکھ افراد شراب اور منشیات کے باعث جان کی بازی ہار جاتے ہیں جبکہ اقوام متحدہ کے دفتر برائے منشیات و جرائم یو این او ڈی سی کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ ایک دہائی میں منشیات کے استعمال میں 30 فیصد اضافہ ہوا ہے اور اس عالمی صورتحال کا علاج صرف قانون کا خوف نہیں بلکہ ایمان، اللہ کے روبرو جواب دہی کا احساس اور مضبوط کردار ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ آئی پی سی سی کی سکستھ اسیسمنٹ رپورٹ کے مطابق انسانی سرگرمیوں نے صنعتی دور کے بعد زمین کے اوسط درجہ حرارت میں تقریباً 1°.1C اضافہ کر دیا ہے جبکہ ڈبلیو ایچ او (عالمی ادارے صحت) کے مطابق فضائی آلودگی ہر سال تقریبا 70 لاکھ قبل از وقت اموات کا سبب بنتی ہے۔ یہ حقائق اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ماحولیاتی بحران دراصل انسانی بے اعتدالی اور فساد فی الارض کی جدید صورت ہے۔ رحمت عالم حضرت محمد مصطفی ﷺ نے 14 صدیاں قبل وہ آفاقی اصول عطا فرمائے جنہیں آج دنیا انوائرمینٹل ایتھکس کے نام سے تسلیم کر رہی ہے۔ اسلام انسان کو زمین کا مالک نہیں بلکہ اس کا امین اور جوابدہ نگہبان قرار دیتا ہے، زمین کی حفاظت دراصل اللہ تعالیٰ کی امانت کی حفاظت، سنت نبوی ﷺ کی پیروی اور آنے والی نسلوں کے حق کی ادائیگی ہے اور دنیا اور آخرت کی حقیقی کامیابی اور انسانی سماج کے مسائل کے حل حضور اقدس محمد مصطفی ﷺ کی سچی پیروی اور محبت میں ہی پوشیدہ ہے۔ قرآن مجید رسول اللہ محمد مصطفی ﷺ کو صرف مسلمانوں کا رہنما نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے رحمت اور نمونہ عمل قرار دیتا ہے۔ اس مہم کے دوران پورے ملک میں 1000 مقامات پر 17 ریاستوں میں جہاں وحدت اسلامی ہند منظم ہے عوامی رابطوں کے ذریعے اس پیغام کو پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔ اس سلسلے میں مختلف زبانوں میں کتابچے، فولڈرس، اسٹیکرز، پوسٹرز وغیرہ کی اشاعت کی گئی ہے جسے عوام تک پہنچایا جائے گا۔ علماء کرام اور مساجد کے ائمہ حضرات سے خصوصی درخواست کی گئی ہے کہ اپنے خطابات میں اس موضوع پر لوگوں کو بیدار کریں۔ وابستگان وحدت اسلامی کو متوجہ کیا گیا ہے کہ عوام تک انفرادی و اجتماعی ہر سطح پر منظم طور سے اس پیغام کو پہنچانے کی کوشش کریں۔ پریس سے خطاب محمد ضیاء الدین صدیقی امیر وحدتِ اسلامی ہند، ڈاکٹر انیس قومی سکریٹری، اور محمد ساجد صحرائی مہم کنوینر نے کیا۔ پروگرام کو جناب بسم اللہ شیخ صاحب، رکن مرکزی شوریٰ؛ مولانا محمد مشتاق فلاحی، رکن مرکزی شوریٰ؛ شیخ منتخب الدین، پریس کو آرڈینیٹر؛ اور وحدتِ اسلامی ہند، مہاراشٹر ریجن، اورنگ آباد (چھترپتی سنبھاجی نگر) یونٹ کے دیگر معززین کی شرکت سے رونق بخشی۔

شخبوط بن سلطان النہیان: بینکاری نظام سے خائف ابوظہبی کے حکمران جنھیں برطانیہ نے اُن کے بھائی کی مدد سے اقتدار سے ہٹایا

وقار مصطفیٰ

سَلَامَہ بِنت بُطّی القبیسی نے اپنے سُسرال میں دیکھ رکھا تھا کہ کیسے ابوظہبی کی حکمرانی کے حصول کے لیے بھائی اپنے ہی بھائی کی جان لینے سے نہیں کتراتا۔ اقتدار کے حصول کی اِسی جنگ میں اُن کے شوہر بھی مارے گئے تھے۔ چنانچہ جب سنہ 1928 میں سَلَامَہ کے بیٹے شخبوط بن سلطان النہیان کی ابوظہبی کی حکمرانی سنبھالنے کی باری آئی تو انھوں نے اپنے تینوں بیٹوں سے اُن کے بھائی (شخبوط بن سلطان) کی حمایت کرنے اور آپس میں خون ریزی نہ کرنے کا عہد لیا۔ یہ وہ دور تھا جب ابوظہبی اُن ٹروشل سٹیٹس (الامارات المُتصالحہ) کا حصہ تھی، جن کی جانب سے 19 ویں صدی کے اوائل میں کیے گئے حفاظتی معاہدوں کے نتیجے میں خطے میں برطانیہ کی بالادستی قائم ہو گئی تھی۔ اِن ریاستوں کے دفاع، خارجہ تعلقات اور متعدد اہم انتظامی امور عملاً برطانیہ کے اختیار میں تھے۔ مؤرخ جیمز اونلی اپنی کتاب 'برٹن اینڈ دی گلف شیخ ڈمز: دی پولیٹکس آف پروٹیکشن' میں لکھتے ہیں کہ یہ وہ دور تھا جب خلیجی حکمران اپنے خطے میں تعینات برطانوی نمائندے کو 'رئیس الخلیج' اور 'فخامۃ الرئیس' جیسے القاب دیتے تھے۔ شخبوط بن سلطان النہیان نے جب ابوظہبی کا اقتدار سنبھالا تو برطانیہ نے بھی اُن کی والدہ سَلَامَہ کے اُس عہد کی تائید کی جو انھوں نے اپنے باقی بیٹوں سے لے رکھا تھا۔ مشرقِ وسطیٰ کی سیاست کے ماہر کرسٹوفر ڈیوڈسن کے مطابق برطانیہ نے ایک بیان میں کہا کہ 'اپنے بھائی کو قتل کرنا ایک غیر اخلاقی اور خدا کو ناپسند عمل ہے، اور برطانوی سیاسی نمائندہ ٹروشل ریاستوں کے حکمرانوں کی ایسی کارروائیوں کے خاتمے میں خوش دلی سے مدد کرے گا۔' کرسٹوفر اپنی کتاب 'ابوظہبی: آئل اینڈ بیانڈ' میں لکھتے ہیں کہ شیخ شخبوط کے ابوظہبی پر طویل دور حکومت نے کچھ حد تک سیاسی استحکام فراہم کیا جس کے نتیجے میں مقامی آبادی نے سکھ کا سانس لیا۔ 'تاہم یہ استحکام ظاہری تھا۔ کیوں کہ امارت کی معیشت خصوصاً موتیوں کی تجارت، عالمی کساد بازاری اور جاپانیوں کی جانب سے مصنوعی موتی متعارف کرانے کے بعد، زوال کا شکار تھی۔' امریکی جریدے 'ٹائم' نے تین مئی 1963 کے شمارے میں لکھا کہ تیل کی آمد سے پہلے شیخ شخبوط نے ابوظہبی کو سالانہ تقریباً 000,140 ڈالر کے کسٹم محصولات کی مدد سے چلایا۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے مطابق شیخ شخبوط نے برطانیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار رکھے اور سعودی عرب کے ساتھ سرحدی تنازع میں اپنی سرزمین پر سعودی پیش قدمی کامیابی سے روکے رکھی۔ یہ وہ وقت تھا جب قطر، سعودی عرب، کویت اور ایران تیل کی دولت پا رہے تھے۔ 'شیخ شخبوط نے بھی مغربی کمپنیوں کو تیل کی تلاش اور کنویں کھودنے کے حقوق دیے، جن سے 1960 کی دہائی کے وسط میں ابوظہبی کو سالانہ 70 ملین ڈالر تک آمدنی ہونے لگی۔' سنہ 1959 میں ابوظہبی میں تیل دریافت ہو چکا تھا، تاہم اس سے پہلے شیخ شخبوط کے برطانیہ سے اختلاف کا آغاز ہو چکا تھا۔ فیڈریکو ویلز کے مضمون 'ابوظہبی، برطانیہ اور دائرۂ اختیار کا بحران' سے علم ہوتا ہے کہ اُس سال شیخ شخبوط نے برطانیہ سے ابوظہبی میں موجود اُس کے تمام باشندوں پر عدالتی اختیار کا مطالبہ کر دیا۔ 'یہ مطالبہ برطانوی نیم نوآبادیاتی نظام اور اُس کے عدالتی اختیار کو ایک چیلنج کی طرح تھا، جس سے ایک سال تک سفارتی بحران جاری رہا۔' برطانیہ نے محدود اختیارات واپس کرنے کی تجاویز دیں، مگر شخبوط نے انھیں ناکافی سمجھ کر مسترد کر دیا۔' مضمون کے مطابق یہ محض عدالتی اختیار کا تنازع نہیں تھا۔ 'بلکہ یہ عرب قوم پرستی کے بڑھتے اثر، برطانوی اثر و رسوخ کے مستقبل اور ابوظہبی میں تیل کی دریافت کے باعث طاقت کے بدلتے توازن کی علامت تھا۔' سنہ 1960 میں امّ شعیف کے کنویں سے توقع سے کہیں زیادہ تیل نکلنے کے بعد برطانیہ کو احساس ہوا کہ ابوظہبی جلد تیل پیدا کرنے والی ایک بڑی ریاست بننے والا ہے۔ چنانچہ وہ شیخ شخبوط کو مکمل طور پر ناراض کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔' بالآخر جون 1960 میں شخبوط نے برطانوی محدود رعایتیں قبول کر لیں اور سفارتی بحران ختم ہو گیا۔ 'برٹینیکا کے مطابق 'تاہم، شخبوط تیل سے حاصل ہونے والی آمدنی کو سکولوں اور بڑے ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کرنے میں محتاط تھے اور دیگر ٹروشل ریاستوں کے ساتھ مشترکہ ترقیاتی کوششوں میں بھی زیادہ دلچسپی نہیں لیتے تھے۔' ٹائم نے لکھا کہ جب تیل کی آمدنی آنا شروع ہوئی تو جلد ہی معلوم ہو گیا کہ شیخ شخبوط کو دولت خرچ کرنے سے زیادہ اِسے گننے میں دلچسپی ہے۔' انھوں نے ایک ساحلی جزیرے پر واقع مٹی کی دیواروں والے محل میں اپنے سونے کے کمرے میں ایئر کنڈیشنر بھی لگوایا، مگر شور ناپسند ہونے کے باعث وہ اسے شاذونادر ہی چلاتے تھے۔'

بینکوں پر اعتماد نہیں تھا

ٹائم نے لکھا کہ انھوں نے ابتدا میں تیل کمپنیوں کی جانب سے دیے جانے والے چیک لینے سے انکار کر دیا اور وہ نقد رقم اپنے بستر کے نیچے رکھتے تھے۔ جب دولت بڑھی تو انھوں نے نقدی محل کے تہہ خانے میں منتقل کروا دی۔ لیکن جب چوہوں اور کیڑوں نے نوٹ کھانا شروع کیے تو شخبوط نے بڑی ہچکچاہٹ کے ساتھ بینکاری کے نظام کو تسلیم کیا۔ ٹائم کے مطابق اپنے شکاری بازوں کے ساتھ تلور کا شکار پسند کرنے والے شیخ شخبوط کو روایتی زندگی سے حقیقی خوشی ملتی تھی۔ 'شیخ اونٹنی کے دودھ کے بھی ماہر ذائقہ شناس تھے اور یہی اُن کا واحد پسندیدہ مشروب تھا۔ دودھ کا ذائقہ چکھ کر وہ بتا سکتے تھے کہ اونٹنی نے کیا کھایا ہے اور صحرا میں کہاں رہی ہے۔' وہ آہ بھر کر کہتے تھے: پرانے زمانے میں میں سارا سفر اُونٹ پر کیا کرتا تھا، لیکن اب مجھے گاڑی میں جانا پڑتا ہے، کیونکہ اگر حکمران اونٹ پر سفر کرے گا تو لوگ اسے عجیب سمجھیں گے۔'

ابوظہبی کی پس ماندہ حالت

کرسٹوفر ڈیوڈسن کے مطابق، 1960 کی دہائی کے وسط میں برطانوی ایجنٹ نے لکھا کہ تیل کی ممکنہ دولت سے مالا مال ابوظہبی کے دارالحکومت میں صرف جھونپڑیاں، ایک خستہ حال بازار اور تیل کمپنی کی تعمیر کردہ چند عمارتیں ہیں۔ جبکہ اُن کی اہلیہ نے اپنی ڈائری میں لکھا کہ 'سڑکیں کچی ہیں اور کہیں کہیں پکی ہیں، ساحل اب بھی عوامی بیت الخلا ہے، ترقی کا کام گویا ٹھپ ہے۔' ہیلن فان بسمارک اپنی کتاب 'برٹش پالیسی اِن دی پرشین گلف، کنسپشنز آف اِن فارمل ایمپائر' میں لکھتی ہیں کہ 'برطانوی حکام نے 1964 میں رپورٹ کیا کہ شیخ شخبوط کی آمرانہ حکمرانی اور ممکنہ طور پر عرب قوم پرستانہ جذبات رکھتے عرب تارکینِ وطن کی بڑھتی تعداد ابوظہبی کو 'تخریبی اور انقلابی سرگرمیوں کے لیے ایک بہترین ہدف' بنا رہی ہے۔' ان حکام کی خواہش تھی کہ شیخ شخبوط کو تبدیل کیا جائے۔ کرسٹوفر کے مطابق شخبوط کے جانشین کے لیے سب سے موزوں اُمیدوار اُن کے چھوٹے بھائی شیخ زاید بن سلطان النہیان تھے، جو عملاً اُن کے نائب اور قبائلی تنازعات کے ثالث تھے۔ سنہ 1946 میں والیِ بریمی مقرر ہونے کے بعد زاید نے محدود وسائل میں اس علاقے کو نمایاں ترقی دی، آبپاشی اور زراعت بہتر ہوئی، تجارت بڑھی، جبکہ 1958 میں سکول اور بعد ازاں طبی سہولتیں قائم ہوئیں، جنھیں برطانوی حکام نے بھی سراہا۔ 'زاید زیادہ فعال ترقیاتی پالیسی اور جدید طرز حکمرانی کے حامی تھے اور برطانوی حکام سے اُن کے رابطے بھی بڑھ رہے تھے۔ یوں تیل کی دولت، جدیدیت کی ضرورت، علاقائی تنازعات اور شاہی خاندان کے اندر اقتدار کی کشمکش ایک دوسرے سے جڑتے گئے۔'

احتجاج اور زاید کے خفیہ رابطے

ابوظہبی کے اندر شیخ شخبوط کی حکمرانی کے خلاف احتجاج شروع ہو گئے۔ ہیلن کے مطابق سنہ 1964 میں زاید نے خفیہ طور پر برطانوی نمائندے ہیو بوسٹیڈ سے ملاقات کر کے شخبوط کو ذہنی طور پر بیمار اور حکمرانی کے لیے نااہل قرار دیا۔ 'بوسٹیڈ اور ولیم ہنری لوس 1962 سے ہی برطانوی حکومت پر زور دے رہے تھے کہ شخبوط کی جگہ زاید کو لایا جائے، تاہم دفترِ خارجہ ابتدا میں اس کا مخالف تھا اور شخبوط کی ناقص حکمرانی کو 'حقیقی معنوں میں ہمارا معاملہ نہیں' سمجھتا تھا۔' جون 1964 میں زاید نے شخبوط کو شاہی خاندان کی گرتی مقبولیت سے آگاہ کیا، مگر شخبوط نے اسے مسترد کرتے ہوئے کہا کہ وہ جانتے ہیں لوگ انھیں پسند کرتے ہیں۔' اس کے بعد زاید بھی اس نتیجے پر پہنچ گئے کہ اقتدار کی تبدیلی ناگزیر ہے۔ کرسٹوفر کے مطابق زاید کو اقتدار سونپنے کے لیے برطانیہ کو ایسا طریقہ درکار تھا جس سے نہ اُس کی کھلی مداخلت ظاہر ہو اور نہ زاید کی قبائلی و خاندانی ساکھ متاثر ہو۔ خود زاید بھی نہ تشدد چاہتے تھے اور نہ اپنے بھائی کے خلاف کھلی بغاوت۔ چنانچہ طے ہوا کہ اقتدار کی تبدیلی النہیان خاندان اور قبائلی عمائدین کی حمایت سے تیز اور خاموش کارروائی کے طور پر کی جائے۔ ہیلن نے لکھا ہے کہ 'برطانیہ نے زاید کی حمایت یقینی ہونے کے بعد ایسا منصوبہ بنایا کہ شخبوط کی مونا کو کے شہزادہ رینیے کے ساتھ بحری سفر کے دوران ٹروشل عمان سکاؤٹس زاید کو اقتدار سنبھالنے میں مدد دیں اور رائل نیوی شخبوط کو قطر یا بحرین لے جائے۔'

(بی بی سی اردو)

روزنامہ
ورقِ تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
12 Aug.2026

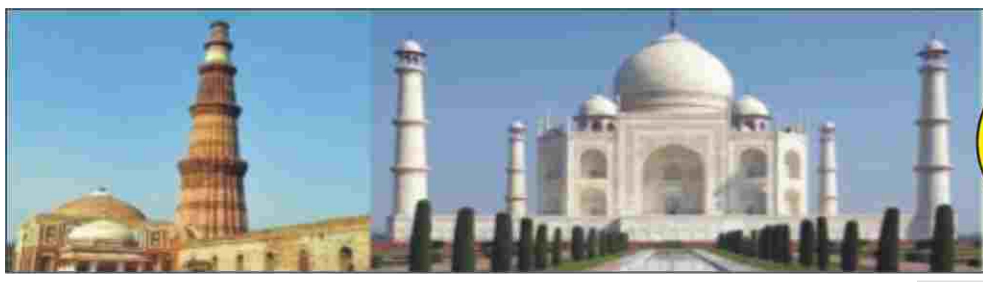

دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام پاتور ضلع آکولہ میں تربیتی ورکشاپ کا انعقاد

مکاتبِ دینیہ کے استحکام، نوجوانوں کی اصلاح، خواتین و بالغوں کی دینی تعلیم اور مثالی مساجد کے قیام پر زور

پاتور، ضلع آکولہ۔ 11 اگست 2026ء (پریس ریلیز) دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیر اہتمام دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء تحصیل پاتور، ضلع آکولہ کے تحت ایک اہم تربیتی ورکشاپ آج بتاریخ 11 راگست 2026ء، بروز منگل بمقام مسجد عائشہ، یوسف کالونی، شاہ بابو، پاتور، ضلع آکولہ منعقد ہوا۔ ورکشاپ کا مقصد مکاتبِ دینیہ کو منظم و مستحکم کرنا، ائمہ و معلمین کی تربیت، نوجوان نسل کی دینی و اخلاقی اصلاح اور معاشرے میں دینی تعلیم کے فروغ کے لیے عملی جدوجہد کو تیز کرنا تھا۔ یہ پروگرام حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی سرپرستی اور حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی، (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی زیرِ نگرانی منعقد ہوا، جبکہ پروگرام کی صدارت حضرت مولانا سید وصی اللہ صاحب، صدر جمعیۃ علماء ضلع آکولہ نے فرمائی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد ابراہیم قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری دینی تعلیمی بورڈ) نے موجودہ پُرفتن حالات کے تناظر میں دینی تعلیم اور مکاتبِ دینیہ کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے اندر دینی فکر اور اپنی نسلوں کی اصلاح کا جذبہ پیدا ہو۔ اگر ہم اپنی آنے والی نسلوں کو دین، قرآن اور اسلامی تہذیب سے مضبوطی کے ساتھ جوڑنا چاہتے ہیں تو مکاتبِ دینیہ کا قیام، استحکام اور منظم انداز میں ان کا نظام چلانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ انہوں نے والدین، ائمہ اور ذمہ داران کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کو باقاعدگی کے ساتھ مکاتب سے وابستہ کیا جائے، تاکہ وہ قرآنِ کریم، بنیادی دینی مسائل، اسلامی عقائد، عبادات اور اسلامی آداب سے واقف ہوسکیں اور ان کی دینی بنیاد مضبوط ہو۔ انہوں نے نوجوان نسل کی اصلاح پر خصوصی توجہ دینے، خواتین کے مکاتب کے قائم کرنے، بالغ مردوں کے مکاتب اور مثالی مسجد کا تصور پیش کرنے، عصری تعلیم کے ساتھ دینی تربیت دینے، ائمہ و معلمین کی مسلسل تربیت کرنے، اجتماعی جدوجہد کا عزم کرنے کی طرف شرکاء کی توجہ مبذول کرائی۔ شرکائے ورکشاپ نے دینی تعلیمی بورڈ کی اس تربیتی کاوش کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے مکاتب کے نظام کو مضبوط بنانے اور نئی نسل کی دینی و اخلاقی تربیت کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب، صدر جمعیۃ علماء تحصیل پاتور، قاری توصیف احمد خان صاحب، نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع آکولہ، ماسٹر محمد نزیر صاحب، جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء تحصیل پاتور، مولانا محمد فاروق صاحب، صدر جمعیۃ علماء شہر پاتور، مولانا نظور صاحب، سکریٹری دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء تحصیل پاتور، ماسٹر یونس صاحب سمیت جمعیۃ علماء، دینی تعلیمی بورڈ کے اراکین و کارکنان اور مختلف مکاتب کے ذمہ داران نے بھرپور تعداد میں شرکت کی۔

عید میلاد النبی ﷺ کی تیاریوں کے سلسلے میں بھیونڈی میں جائزہ اجلاس، جلوس کے راستوں کی مرمت اور صفائی کے احکامات

بھیونڈی: 11 راگست (شارف انصاری):- آئندہ 26 اگست 2026 کو منائے جانے والے عید میلاد النبی ﷺ کے تہوار کی تیاریوں کے سلسلے میں پیر کے روز بھیونڈی نظام پور شہر میونسپل کارپوریشن میں میئر نارائن چودھری کی صدارت میں جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں میونسپل کمشنر، ڈپٹی میئر طارق مومن سمیت مختلف محکموں کے اعلیٰ افسران، کارپوریٹرز اور رضا اکیڈمی کے نمائندگان موجود تھے۔ اجلاس میں عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر نکالے جانے والے جلوس کی تیاریوں اور شہریوں کو فراہم کی جانے والی بنیادی سہولیات کے حوالے سے تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ میئر نارائن چودھری نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ جلوس کے تمام اہم راستوں کی مرمت تہوار سے قبل مکمل کی جائے، تاکہ جلوس کے دوران شہریوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ میئر نے ماما بھانجے میدان میں آنے والے شہریوں کے لیے ضروری بنیادی سہولیات فراہم کرنے کی بھی ہدایت دی۔ اس کے علاوہ اجلاس میں موجود اراکین نے مطالبہ کیا کہ جلوس کے راستوں پر جلوس سے ایک رات قبل اور جلوس کے اختتام کے فوراً بعد رات میں خصوصی صفائی کا انتظام کیا جائے، تاکہ راستے صاف اور محفوظ رہیں۔ اجلاس کے دوران شہر کے ایک فلائی اوور پر پانی کی نکاسی کے لیے نصب پائپوں سے پانی کے رساؤ کا مسئلہ بھی اٹھایا گیا۔ اراکین نے ان پائپوں کی فوری مرمت کا مطالبہ کیا، جس پر میئر نارائن چودھری نے متعلقہ افسران کو ضروری کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ میئر نارائن چودھری نے میونسپل کارپوریشن کے سٹی انجینئر کو شہر کا موقع پر براہِ راست معائنہ کر کے ضروری کاموں کی تجویز تیار کرنے کی بھی ہدایت دی۔ افسران کو واضح طور پر ہدایت دی گئی کہ عید میلاد النبی ﷺ سے قبل جلوس کے راستوں کی مرمت، صفائی ستھرائی اور شہریوں کو فراہم کی جانے والی بنیادی سہولیات سے متعلق تمام ضروری کام بروقت مکمل کیے جائیں۔ اجلاس میں ڈپٹی میونسپل کمشنر (ہیڈ کوارٹر)، سٹی انجینئر، ڈپٹی انجینئر (بجلی)، ایگزیکٹیو انجینئر (آبرسانی)، وارڈ کمیٹی نمبر ایک کے چیئرمین، کارپوریٹر فراز بابا بہاؤالدین، رضا اکیڈمی کے اراکین، سابق کارپوریٹر اور دیگر متعلقہ افسران وعہدیداران موجود تھے۔

گرین مہاراشٹرا مہم کے تحت ملّت ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج میں شجر کاری

جلگاؤں: 11 راگست (شیخ زیان احمد) حکومت مہاراشٹر کی خصوصی مہم گرین مہاراشٹر کے تحت ملّت ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، مہرون، جلگاؤں کے میدان پر شجر کاری کی گئی۔ پرنسپل حفیظ منیار سر نے موجود طلباء کی رہنمائی کرتے ہوئے بتایا کہ درخت ہمیں صاف ہوا، سایہ، پھل، پھول، دوائیں اور بہت کچھ فراہم کرتے ہیں۔ مزید برآں، وہ ہمیں بے لوث دینے کی خوبی اور خدمت کا سلیقہ سکھاتے ہیں۔ اس میں ایک سبق ہے جس کی ہم سب کو تقلید کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال کا ہدف کم از کم 100 درخت لگانے کا ہے۔ اس موقع پر سپروائزر سید مختار سر، شعبہ ماحولیات کے سربراہ شیخ زیان احمد سر، شاہ سمیّہ میڈم، فرحان میڈم، اور 11 اور 12 جماعت کے طلباء وطالبات موجود تھے۔ تصویر میں: جماعت 11 اور 12 کے طلباء وطالبات پرنسپل حفظ منیار سر، سپروائزر سید مختار سر، شعبہ ماحولیات کے سربراہ شیخ زیان احمد سر، شاہ سمیہ میڈم، اور فرحان میڈم کے ہمراہ ملّت اسکول کے میدان میں درخت لگاتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج میں اساتذہ کے لیے تعلیمی تربیتی ورک شاپ کا کامیاب انعقاد

MANAGEMENT

بھیونڈی: 11 راگست (شارف انصاری): اساتذہ کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں مزید اضافے کے مقصد سے پیر 10 اگست 2026 کو رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج، بھیونڈی اور اسوسی ایشن آف مسلم پروفیشنلس کے اشتراک سے، مؤثر کلاس روم مینجمنٹ پر اساتذہ کے لیے ایک تربیتی ورک شاپ کا انعقاد کیا گیا۔ نشست میں ماہرِ نفسیات اور عالمی تربیت کار محترمہ عالیہ پٹیل نے اساتذہ کی رہنمائی کی۔ وائس پرنسپل عامر صدیقی نے نظامت، سوپروائزر مزدان مُلّا نے تعارف و استقبال اور معاون صدر مدرس مخلص مدعو نے تشکر کا فریضہ انجام دیا۔ عالیہ پٹیل صاحبہ نے واضح کیا کہ مؤثر کلاس روم مینجمنٹ محض طلبہ کو خاموش رکھنے یا نظم و ضبط قائم کرنے کا نام نہیں، بلکہ ایک ایسا مثبت، محفوظ اور سازگار تعلیمی ماحول پیدا کرنا ہے جہاں طلبہ اعتماد کے ساتھ سیکھ سکیں۔ اس ضمن میں طلبہ کے رویوں کے پسِ پشت موجود نفسیاتی عوامل کو سمجھنے، استاد اور طالبِ علم کے درمیان مثبت تعلق قائم کرنے اور طلبہ کی انفرادی ضروریات کا خیال رکھنے کی اہمیت اجاگر کی گئی۔ نشست میں واضح اصول و توقعات، مستقل مزاجی، مثبت حوصلہ افزائی، استاد کے جذبات پر قابو رکھنے وغیرہ اہم پہلوؤں پر گفتگو کی گئی۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ نظم و ضبط کا مقصد سزا دینا نہیں بلکہ طلبہ کے رویے کی اصلاح اور انھیں ذمے دار بنانا ہے۔ مقررہ نے اساتذہ کو مشورہ دیا کہ مشکل رویے کی صورت میں فوری اور جذباتی ردِعمل کے بجائے تحمل، مثبت رویے اور مؤثر ابلاغ کو اختیار کیا جائے۔ انھوں نے واضح کیا کہ بعض صورتوں میں اساتذہ کا فوری منفی ردِ عمل کلاس روم کے ماحول کو بوجھل بنا دیتا ہے لہٰذا دل چسپ اور سرگرمی پر مبنی تدریس بہ ذاتِ خود کلاس روم مینجمنٹ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ تربیتی نشست کا بنیادی پیغام یہ تھا کہ کامیاب استاد صرف کلاس کو کنٹرول نہیں کرتا بلکہ طلبہ کی نفسیات کو سمجھ کر ان کی رہنمائی کرتا اور ایسا ماحول فراہم کرتا ہے جس میں وہ فعال، پُراعتماد اور ذمے دار تسہیل کار کا کردار بہ خوبی نبھا سکے۔ آپ نے کہا کہ کلاس روم کے ماحول کو تدریسی عمل کے لیے سازگار بنانا معلم کی قابلیت کی دلیل ہوتی ہے۔ اساتذہ اور مقررہ کے مابین دو طرفہ سنجیدہ تبادلہ خیال کے علاوہ وقوع پذیر کئی خوش گوار لمحات نے ورک شاپ کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

اینگلو اردو جونیئر کالج جلگاؤں میں خوش خطی مقابلے کا شاندار انعقاد

جلگاؤں: 11 اگست (عبدالوحید جنیدی) اینگلو اردو جونیئر کالج، جلگاؤں میں طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں، خطاطی کے ذوق اور خوب صورت تحریر کو فروغ دینے کے مقصد سے ایک شاندار خوش خطی مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ مقابلے میں طلبہ نے بڑے جوش وخروش اور دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا اور اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ خوش خطی نہ صرف تحریر کو خوب صورت بناتی ہے بلکہ طلبہ میں توجہ، یکسوئی، صبر، نظم وضبط اور جمالیاتی ذوق بھی پیدا کرتی ہے۔ اسی مقصد کے تحت منعقد کیے گئے اس مقابلے میں طلبہ نے صاف، واضح اور خوب صورت انداز میں تحریر پیش کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ مقابلے کے دوران طلبہ میں خاصا جوش وخروش دیکھنے میں آیا۔ ہر طالب علم نے اپنی تحریر کو بہترین بنانے کے لیے محنت اور توجہ کا مظاہرہ کیا۔ طلبہ کی خوب صورت اور دلکش تحریروں نے اساتذہ کو بھی متاثر کیا۔ اس موقع پر اینگلو اردو جونیئر کالج کے وائس پرنسپل فاروق سکندر سر نے کہا کہ تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ اس طرح کے ادبی وتخلیقی مقابلے طلبہ کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ خوش خطی کی مشق سے طلبہ کی تحریری صلاحیت بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ ان میں خود اعتمادی بھی پیدا ہوتی ہے۔ پرنسپل نعیم بشیر سر اور کالج انتظامیہ کی جانب سے اس طرح کے مقابلوں کے انعقاد کو طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے ایک مثبت اور قابلِ تحسین قدم قرار دیا گیا۔ طلبہ نے بھی اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ آئندہ ہونے والی تعلیمی وادبی سرگرمیوں میں مزید جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیں گے۔

آسام میں سیلاب متاثرین کی بازآبادکاری کے لیے امارت شرعیہ کی امدادی سرگرمیاں قابل رشک

سو خاندانوں کے مکان بنانے کے لیے سامان کی خریداری اور بانس مہیا کرانے کا عمل جاری

RELIEF WORK (Assam) 2026
ریلیف ورک برائے آسام

شیو ساگر، آسام، 11 اگست: آسام میں حالیہ تباہ کن سیلاب کے نتیجے میں سینکڑوں مکانات اور ان میں موجود گھریلو سامان مکمل طور پر تباہ ہوگیا ہے۔ سیلاب متاثرین کی راحت رسانی، ضروریات کی تکمیل اور بازآبادکاری کے لیے امارت شرعیہ کی جانب سے گزشتہ کئی دنوں سے بڑے پیمانے پر امدادی سرگرمیاں جاری ہیں۔ امارت شرعیہ کے علماء اور ذمہ داران آسام کے مختلف متاثرہ علاقوں میں قیام کرکے حالات کا جائزہ لینے، متاثرین کی ضروریات معلوم کرنے اور ان تک مطلوبہ سامان پہنچانے میں مصروف ہیں۔ حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ امیر شریعت بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کی ہدایت اور ناظم اعلیٰ امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال جناب مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی کے ایما پر امارت شرعیہ کی امدادی ٹیم روزانہ کی بنیاد پر راحت رسانی کا کام انجام دے رہی ہے۔ مختلف علاقوں میں متاثرین کے درمیان ضروری اور بنیادی اشیاء کی تقسیم پہلے ہی عمل میں آچکی ہے، جبکہ اب ان خاندانوں کی ضروریات پوری کرنے پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے جن کے مکانات اور گھریلو سامان سیلاب میں مکمل طور پر تباہ ہوگئے ہیں۔ متاثرین کی بڑی تعداد کو پلنگ، بستر اور دیگر ضروری گھریلو سامان کی فوری ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو دیکھتے ہوئے امارت شرعیہ کی جانب سے لوہے کے پلنگ اور گدے بڑی تعداد میں آرڈر دے کر تیار کروائے جارہے ہیں، تاکہ متاثرہ خاندانوں کو دوبارہ زندگی کے بنیادی وسائل فراہم کیے جاسکیں۔ اسی طرح جن لوگوں کے مکانات مکمل طور پر پانی کی نذر ہوگئے ہیں، ان کی بازآبادکاری کے لیے بھی امارت شرعیہ کی جانب سے خصوصی اقدامات کیے جارہے ہیں۔ اس سلسلے میں بڑے پیمانے پر دیہی علاقوں سے بانس کی کٹائی کا کام جاری ہے، جبکہ تین سُکیا اور جوڑہاٹ سمیت مختلف شہروں سے ٹن شیڈ کی خریداری کا عمل بھی جاری ہے۔ ان سامانوں کے ذریعے متاثرین کے لیے عارضی اور قابلِ رہائش ڈھانچے تیار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ امارت شرعیہ کی جانب سے آسام کے سیلاب متاثرین کے لیے یہ امدادی اور بازآبادکاری کا کام نمایاں طور پر انجام دیا جارہا ہے، جس پر قابل ذکر اخراجات بھی آرہے ہیں۔ امارت شرعیہ نے اہلِ خیر اور صاحب استطاعت افراد سے دردمندانہ اپیل کی ہے کہ وہ اس مشکل گھڑی میں آسام کے سیلاب متاثرین کی مدد اور بازآبادکاری کے اس مشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ متاثرہ خاندانوں کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں مدد مل سکے۔ اس وقت امارت شرعیہ کی امدادی سرگرمیوں کی قیادت جناب مولانا احمد حسین قاسمی مدنی، معاون ناظم امارت شرعیہ کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ امارت شرعیہ کی جانب سے جناب مفتی صابر حسین قاسمی، مولانا شعیب عالم قاسمی اور مولانا رفیع احمد ندوی سمیت مبلغین امارت شرعیہ امدادی کاموں میں سرگرم ہیں۔ علاوہ ازیں مفتی عبدالقدوس مظاہری، جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر کے استاد مولانا وجیہ الرحمن مظاہری، مولانا اسامہ رحمانی اور جامعہ رحمانی کے متعدد علماء بھی امدادی ٹیم کے ساتھ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آسام میں امارت شرعیہ کی ٹیم کو مقامی سطح پر تعاون اور رہنمائی بھی حاصل ہورہی ہے۔ شیو ساگر کے ناظرہ حلقہ کے نوجوانوں نے امارت شرعیہ کی امدادی ٹیم کی میزبانی اور دیگر ضروری انتظامات میں تعاون کرتے ہوئے متاثرین کی خدمت کے اس عمل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ امارت شرعیہ کے ذمہ داران کا کہنا ہے کہ سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کو فوری امداد فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی مستقل بازآبادکاری کی ضرورت بھی پیشِ نظر ہے۔ اسی لیے امدادی سرگرمیوں کو محض راشن اور بنیادی اشیاء کی تقسیم تک محدود رکھنے کے بجائے رہائش اور گھریلو ضروریات کی فراہمی تک وسعت دی جا رہی ہے۔ امارت شرعیہ اہل خیر سے اپیل کرتی ہے کہ وہ دل کھول کر تعاون کریں اور سیلاب کی تباہ کاریوں سے متاثرین بے سہارا خاندانوں کا سہارا بنیں تاکہ وہ اپنے بکھرے ہوئے گھروں اور زندگیوں کو دوبارہ آباد کرسکیں۔

بھیونڈی میں 3 کلوگرام گانجا ضبط، ایک ملزم گرفتار

بھیونڈی: 11 راگست (شارف انصاری):- منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے بھیونڈی شہر پولیس نے آس بی بی علاقے سے تقریباً 3 کلوگرام گانجا ضبط کرکے ایک شخص کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق ضبط شدہ گانجے کی اندازاً قیمت 1 لاکھ 28 ہزار روپے ہے۔

گرفتار ملزم سے پوچھ تاچھ کے ذریعے پولیس یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ وہ گانجا کہاں سے لایا تھا اور اسے کس شخص تک پہنچانے والا تھا۔ پولیس کے مطابق بھیونڈی شہر پولیس کی ٹیم اتوار کو آس بی بی علاقے میں گشت پر تھی۔ اسی دوران پولیس کو اطلاع ملی کہ ایک شخص گانجا لے کر علاقے میں آنے والا ہے۔ اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے جال بچھا کر مشتبہ شخص کو حراست میں لے لیا۔ تلاشی کے دوران اس کے بیگ سے تقریباً تین کلوگرام گانجا برآمد ہوا۔ گرفتار ملزم کی شناخت راجیش کمار پرجاپتی (42) کے طور پر ہوئی ہے۔ وہ آس بی بی علاقے میں رہتا ہے اور بنیادی طور پر مدھیہ پردیش کا رہنے والا بتایا گیا ہے۔ بھیونڈی شہر پولیس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر ونود پاٹل کے مطابق معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔ پولیس ملزم سے پوچھ تاچھ کر کے منشیات کی اسمگلنگ کے نیٹ ورک سے وابستہ دیگر افراد کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ گانجے کی سپلائی کے ذریعہ اور ممکنہ خریداروں کا بھی پتہ لگایا جارہا ہے۔

منشیات کے خلاف ’کیمپس کنیکٹ‘ مہم

قابلِ ذکر ہے کہ نوجوانوں اور طلبہ کو منشیات کے بڑھتے ہوئے خطرے سے محفوظ رکھنے کے لیے بھیونڈی پولیس کی جانب سے خصوصی بیداری مہم چلائی جارہی ہے۔ مہاراشٹر حکومت کے ’ڈرگ فری مہاراشٹر مشن‘ کے تحت تھانے پولیس کمشنریٹ کے زون-2 بھیونڈی کی جانب سے ’کیمپس کنیکٹ‘ مہم شروع کی گئی ہے۔ یہ مہم 9 سے 20 اگست 2026 تک بھیونڈی شہر میں چلائی جا رہی ہے۔ مہم کے تحت اسکولوں اور کالجوں میں بیداری پروگراموں کے علاوہ نوجوانوں کو منشیات سے دور رکھنے کے لیے مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ پولیس ڈپٹی کمشنر پون بنسوڑ کے مطابق منشیات آج کی نوجوان نسل کے سامنے ایک سنگین چیلنج ہے۔ اس خطرے سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے پولیس اور انتظامیہ کے ساتھ اساتذہ، والدین اور معاشرے کے تمام طبقات کی شمولیت ضروری ہے۔

بھیونڈی TET پیپر لیک معاملے میں مہاراشٹر سے پہلی گرفتاری

شولاپور سے پرکاش پوار گرفتار۔ ملزمان کی تعداد 16 ہوئی؛ 15 اگست تک پولیس ریمانڈ، دفاعی وکیل کا دعویٰ ’صرف شبہ کی بنیاد پر ہوئی گرفتاری‘

بھیونڈی: 11 راگست (شارف انصاری) مہاراشٹر ٹیچر اہلیجبلیٹی ٹیسٹ (TET) پیپر لیک معاملے میں تھانے پولیس نے مہاراشٹر سے پہلی گرفتاری کی ہے۔ پولیس نے شولاپور سے پرکاش پوار نامی شخص کو گرفتار کیا ہے۔ اس گرفتاری کے ساتھ ہی معاملے میں گرفتار ملزمان کی تعداد بڑھ کر 16 ہوگئی ہے۔ پرکاش پوار کو عدالت میں پیش کیے جانے کے بعد 15 اگست تک پولیس ریمانڈ میں بھیج دیا گیا ہے۔ اس سے قبل اس معاملے میں بہار اور اتر پردیش سے کئی ملزمان کو گرفتار کیا جاچکا ہے۔ اب شولاپور سے ہوئی گرفتاری کے بعد تفتیش پہلی مرتبہ مہاراشٹر میں بھی آگے بڑھی ہے۔ پولیس کے مطابق تفتیش کے دوران پرکاش پوار کا نام سامنے آیا، جس کے بعد اسے شولاپور سے حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی گئی اور بعدازاں گرفتار کرلیا گیا۔ پولیس اب یہ معلوم کرنے میں مصروف ہے کہ پرکاش پوار کا مبینہ TET پیپر لیک نیٹ ورک سے کیا تعلق ہے اور اس کے پاس سے برآمد ہونے والے سوالیہ پرچوں کا اس معاملے میں کیا کردار ہے۔

دفاعی وکیل کا دعویٰ— ’صرف شبہ کی بنیاد پر گرفتاری‘

پرکاش پوار کے وکیل ایڈووکیٹ نارائن ایئر نے گرفتاری پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ان کے موکل کو صرف شبہ کی بنیاد پر گرفتار کیا گیا ہے۔ دفاعی فریق کے مطابق پرکاش پوار گزشتہ تقریباً 10 سال سے شولاپور میں پولیس بھرتی تربیتی ادارہ چلارہے ہیں، جہاں معاشی طور پر کمزور اور ضرورت مند طلبہ کو تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ ملزم پرکاش پوار کے وکیل ایڈووکیٹ نارائن ایئر اور ایڈووکیٹ شلیش گائیکواڑ کا دعویٰ ہے کہ ان کی اکیڈمی میں ضرورت مند طلبہ کو بغیر فیس داخلہ دیا جاتا ہے اور تربیت مکمل ہونے کے بعد ان سے معمولی فیس وصول کی جاتی ہے۔ اب تک تقریباً ایک ہزار طلبہ اس ادارے میں تربیت حاصل کر چکے ہیں، جن میں تقریباً 500 طلبہ پولیس بھرتی امتحان میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ دفاعی فریق کے مطابق پرکاش پوار کے پاس سے مجموعی طور پر 26 سوالیہ پرچے برآمد ہوئے ہیں، جن میں زیادہ تر پولیس بھرتی سے متعلق ہیں۔ ان میں چھ TET کے سوالیہ پرچے بھی بتائے جا رہے ہیں، تاہم وکیل کا دعویٰ ہے کہ یہ پرانے سوالیہ پرچے ہیں اور ان سے متعلق امتحانات پہلے ہی منعقد ہوچکے ہیں۔ ایسے میں دفاعی فریق کا کہنا ہے کہ گرفتاری محض شبہ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ تاہم دفاعی فریق نے پولیس کی تفتیش میں مکمل تعاون کرنے کی بات کہی ہے۔

بہار اور اتر پردیش کے بعد اب مہاراشٹر میں تفتیش

بھیونڈی TET پیپر لیک معاملے کی تفتیش میں اب تک بہار اور اتر پردیش سے کئی گرفتاریاں ہوچکی ہیں۔ شولاپور سے پرکاش پوار کی گرفتاری کو اس معاملے میں مہاراشٹر کے اندر تفتیش کی ایک اہم کڑی قرار دیا جارہا ہے۔ پولیس یہ معلوم کرنے میں مصروف ہے کہ مبینہ طور پر لیک ہونے والے سوالیہ پرچے کن لوگوں تک پہنچے، ملزمان کے درمیان کس طرح رابطہ تھا اور اس پورے نیٹ ورک میں مزید کون کون لوگ شامل ہیں۔ پرکاش پوار کا اصل کردار پولیس کی تفتیش اور پوچھ گچھ مکمل ہونے کے بعد ہی واضح ہوسکے گا۔ اس معاملے میں اب تک مجموعی طور پر 16 ملزمان کو گرفتار کیا جاچکا ہے اور پولیس کو امید ہے کہ مزید پوچھ گچھ کے دوران اس نیٹ ورک سے وابستہ دیگر افراد کے نام بھی سامنے آسکتے ہیں۔

حب الوطنی پر مبنی نغمے اخوت، رواداری اور محبت کا درس دیتے ہیں

محفل اصناف سخن گوئی میں ڈاکٹر عطیہ مجیب عارفی، ڈاکٹر نکہت آراء شاہین، صوفی سلطان شطاری، ڈاکٹر جاوید کمال اور کے این واصف کا اظہارِ خیال

حیدرآباد۔ 11 راگست (راست) حب الوطنی پر لکھے گئے نغمے اخوت، رواداری اور محبت کا درس دیتے ہیں۔ ہمارے فلمی نغمہ نگاروں نے اس موضوع پر نغمے لکھ کر شہرت کی بلندیوں کو چھولیا ہے اور جب تک ہندوستانی فلمی صنعت باقی رہے گی یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ علامہ اقبالؒ کا لکھا گیا ترانہ ”سارے جہاں سے اچھا“ حب الوطنی پر لکھا گیا سب سے بہترین ترانہ ہے اور یہ ہمارے قومی ترانہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار اصناف سخن گوئی کی محفل میں شریک صدر جلسہ اور مہمانان خصوصی نے کیا جو انجمن ریختہ گویان حیدرآباد اور روزنامہ منصف کے اشتراک سے خان لطیف خان اسٹیٹ کے مرکزی ہال میں منعقد کی گئی۔ جناب صوفی سلطان شطاری نے تقریب کی صدارت کی اور ڈاکٹر نکہت آراء شاہین، ڈاکٹر لئیقہ پروین، محترمہ شبینہ فرشوری، جناب کے این واصف، جناب ظہور الدین، جناب سیف الدین نے بحیثیت مہمانان خصوصی شرکت کی۔ ابتداء میں ڈاکٹر جاوید کمال کنوینر محفل نے مہمانوں کا استقبال کیا اور شاعری کی مختلف اصناف سخن کے بارے میں تفصیلی روشنی ڈالی اور محفل کے کامیاب انعقاد میں روزنامہ منصف اور خاص طور پر جناب محمد عبدالجلیل ایڈیٹر اِن چیف کے بھرپور تعاون پر اظہار تشکر کیا اور شہر کے تمام اردو اخبارات روزنامہ سیاست، روزنامہ اعتماد اور روزنامہ رہنمائے دکن کے ذمہ داروں کا محفل کی سرگرمیوں کو نمایاں طور پر اپنے اخبارات میں جگہ دینے پر ممنونیت کا اظہار کیا اور تمام شرکاء سے گزارش کی کہ وہ اپنے گھروں میں اردو اخبارات منگوا کر پڑھیں تاکہ اردو کو زندہ رکھا جاسکے اور نئی نسل کو اردو سے دلچسپی پیدا ہو۔ ڈاکٹر عطیہ مجیب عارفی نے حب الوطنی پر مبنی نغموں پر اپنا تحریر کردہ سیر حاصل مقالہ پڑھا اور کہا کہ ہندی فلموں میں ابتداء ہی سے اردو زبان میں حب الوطنی پر نغمے لکھے جاتے رہے ہیں اور جب تک فلمی صنعت باقی رہے گی یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ ڈاکٹر گل رعنا نے حب الوطنی پر لکھے گئے خوبصورت اشعار کے ذریعہ بہترین نظامت کی۔ محفل کی شروعات علامہ اقبالؒ کے ترانہ ”سارے جہاں سے اچھا“ سے ہوئی۔ ڈاکٹر عطیہ مجیب عارفی، ڈاکٹر گل رعنا، لطیف الدین لطیف، جاوید محی الدین، واجد محی الدین اور ڈاکٹر جاوید کمال نے اپنی خوبصورت آوازوں میں اسے پیش کیا۔ محفل کی صدارت جناب صوفی سلطان شطاری نے کی اور حب الوطنی پر لکھی گئی اپنی نظم ڈاکٹر عطیہ مجیب عارفی سے ترنم میں پڑھوایا۔ مہمانان خصوصی ڈاکٹر نکہت آراء شاہین، محترمہ شبینہ فرشوری، ڈاکٹر لئیقہ پروین، جناب کے این واصف، جناب سیف الدین، جناب ظہور الدین، ڈاکٹر حسام الدین ریاض اور ڈاکٹر حسام الدین طلعت نے محفل کے انعقاد اور اس کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ اراکین محفل لطیف الدین لطیف، جاوید محی الدین، واجد محی الدین اور اصغری بانو کے علاوہ ٹمریز اسکول کی طالبات نے ترنم اور تحت میں حب الوطنی پر مبنی نغمے پیش کئے۔ شعراء کرام میں نجیب احمد نجیب، شاہ نواز ہاشمی، فاروق احساس، لطیف الدین لطیف اور عذرا سلطانہ نے اپنے کلام سے شرکاء کو محظوظ کیا۔ اس موقع پر ٹمریز کی طالبات کے علاوہ واجدہ سلطانہ ٹیچر ٹمریز، نجیب احمد نجیب، ڈاکٹر عطیہ مجیب عارفی، ڈاکٹر گل رعنا اور معاون کنوینر سید مجیب اللہ حسینی (منصف) کی شال پوشی اور مومنٹوز عطا کئے گئے۔ محترمہ زبیدہ اور ان کی ساتھیوں نے شرکاء کی لڈوؤں سے تواضع کی۔ روزنامہ منصف کی جانب سے کئے جانے والے انتظامات کی نگرانی سید مجیب اللہ حسینی نے کی اور محفل کا اختتام قومی ترانے ”جن گن من“ پر عمل میں آیا۔

بھیونڈی کے 17 سالہ نوجوان کی لوکل ٹرین سے گر کر موت، خاندان میں ماتم

بھیونڈی: 11 راگست (شارف انصاری):- دوستوں کے ساتھ ممبئی سیر کے لیے جانے والے بھیونڈی کے 17 سالہ نوجوان کی کلوا اسٹیشن کے قریب چلتی لوکل ٹرین سے گرنے کے باعث موت واقع ہوگئی۔ متوفی کی شناخت بالا کمپاؤنڈ کے رہنے والے محمد فاضل شفیق انصاری کے طور پر ہوئی ہے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی اہلِ خانہ میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق فاضل اپنے ایک دوست کے ساتھ ممبئی گھومنے کے لیے نکلا تھا۔ دونوں پہلے بھیونڈی سے کلیان پہنچے اور وہاں سے ممبئی جانے والی لوکل ٹرین میں سوار ہوئے۔ ٹرین جب کلوا اسٹیشن کے قریب پہنچی تو فاضل دروازے کے قریب کھڑا تھا۔ اسی دوران اچانک توازن بگڑنے کے باعث وہ چلتی ٹرین سے نیچے گرگیا۔ حادثے میں اس کے سر پر شدید چوٹیں آئیں۔ فاضل کو ٹرین سے گرتا دیکھ کر اس کا دوست بھی اس کی مدد کے لیے نیچے اتر گیا۔ اطلاع ملنے پر ریلوے پروٹیکشن فورس (آر پی ایف) کی مدد سے زخمی فاضل کو فوری طور پر گھاٹ کوپر کے راجاواڑی اسپتال پہنچایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے معائنے کے بعد اسے مردہ قرار دے دیا۔

خاندان کا بڑا بیٹا تھا فاضل

فاضل اپنے والدین کا بڑا بیٹا تھا۔ خاندان میں والدین کے علاوہ اس کا ایک چھوٹا بھائی ہے۔ کم عمری میں بیٹے کی اچانک موت سے اہلِ خانہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ حادثے کے بعد بالا کمپاؤنڈ علاقے میں بھی سوگ کی فضا ہے۔ ریلوے پولیس نے لاش کو اپنی تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کرایا۔ ضروری قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد لاش اہلِ خانہ کے حوالے کر دی گئی۔ پولیس نے معاملہ درج کر کے حادثے کی مزید تحقیقات شروع کر دی ہے۔

عائشہ عبدالکریم کھچی کی ڈی ایل ایڈ امتحان میں اوّل درجہ سے نمایاں کامیابی

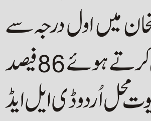

کنوٹ: 11 راگست (اکرم چوہان) ڈی ایل ایڈ امتحان کے نتائج ظاہر ہو چکے ہیں، کنوٹ شہر کی ہونہار طالبہ عائشہ عبدالکریم کھچی نے ڈی ایل ایڈ (D.El.Ed) امتحان میں اول درجہ سے نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہوئے 86 فیصد مارکس حاصِل کیے۔ یوت محل اُردو ڈی ایل ایڈ کالج سے تعلیم حاصل کرتے ہوئے عائشہ نے اس امتحان میں کافی بہتر مظاہرہ کیا۔ عائشہ کی اس کامیابی پر دوست، رشتے دار، عزیز و اقارب نے مبارکباد پیش کیں۔

یادِ انصار کا طرحی نعتیہ ومنقبتی مشاعرہ

حیدرآباد 11 / اگسٹ (راست) ازہر ہند جامعہ نظامیہ کے قابل فخر فرزند جنوبی ہند کے جید عالم دین معروف ادیب وشاعر، صاحب ”خطبات انصار“ محب زماں انصار العلماء عمدۃ القراء حضرت علامہ قاضی الحاج محمد انصار علی قریشی جاوید نقشبندی قادری علیہ الرحمہ سابق استاذ جامعہ نظامیہ و جامعہ باقیات صالحات ویلور کی 30 ویں سالانہ فاتحہ کے ضمن میں چہارشنبہ ۵ / ربیع المیلاد 19 / اگسٹ کو بعد نماز عشاء اے آر گارڈن فنکشن ہال، نزد اویسی اسکول آف ایکسیلنس، حبیب نگر، ریاست نگر میں 30 واں طرحی نعتیہ ومنقبتی مشاعرہ بطرح: ”ذکر انصار کا ہے محفل میلاد کے ساتھ“ (قافیہ داد، آباد وغیرہ اور ردیف کے ساتھ ہوگی) بحسن نگرانی پیر طریقت حضرت مولانا سید شاہ محمد رفیع الدین قادری شرفی سجادہ نشین حضرت سید علیم الدین شرفی علیہ الرحمہ وبحسن صدارت خلف وجانشین حضرت عمدۃ القراء قدس سرہ حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین الانصار فاؤنڈیشن منعقد ہوگا ڈاکٹر معین افروز نظامت کے فرائض انجام دیں گے داعیان مشاعرہ قاضی محمد انوار علی قریشی، قاضی محمد تراب علی قریشی، قاضی محمد فضیلت علی قریشی، قاضی ابوالنصر محمد مستنصر علی قریشی سعد اور قاضی ابوالفتح محمد انصار علی قریشی فہد نے شعراء کرام سے مصرع طرح پر طبع آزمائی کی گزارش کی ہے۔

مویشیوں کی اسمگلنگ کے خلاف اہم کاروائی

12 بیل اور 8.65 لاکھ روپے مالیت کی مہندرا پک اپ گاڑی ضبط

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں مویشیوں کی غیر قانونی اسمگلنگ کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت اردھاپور پولیس نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے 12 بیلوں کو بچا لیا اور تقریباً 8 لاکھ 65 ہزار روپے مالیت کا مال ضبط کرلیا۔ پولیس کے مطابق 10 اگست 2026 کو اردھاپور پولیس اسٹیشن کے انچارج مہادیو منجارامکر کو خفیہ اطلاع ملی کہ کریم کالونی، اردھاپور کے نہر کے مشرقی علاقے میں مویشیوں کی غیر قانونی نقل وحمل کی جارہی ہے۔ اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے موقع پر چھاپہ مارا۔ چھاپے کے دوران 12 بیل برآمد ہوئے، جن میں سے 3 بیل مہندرا پک اپ گاڑی میں لاد کر منتقل کرنے کی تیاری کی جا رہی تھی، جبکہ 9 بیل ٹین کے شیڈ میں ذبح کی غرض سے باندھے گئے تھے۔ پولیس نے بتایا کہ جانوروں کے ساتھ بے رحمانہ سلوک کیا جا رہا تھا اور انہیں غیر قانونی طور پر منتقل کیا جا رہا تھا۔ تمام 12 بیلوں کو بحفاظت اپنی تحویل میں لے لیا گیا ہے۔ اس کارروائی میں تقریباً 4 لاکھ 65 ہزار روپے مالیت کے 12 بیل اور تقریباً 4 لاکھ روپے مالیت کی مہندرا کمپنی کی پک اپ گاڑی (نمبر MH-32-Q-5138) ضبط کی گئی، جس کی مجموعی مالیت 8 لاکھ 65 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ اس مقدمے میں ملزمان تلسی داس داداراؤ گاونڈے (31 سال، ضلع یوتمال،) شیخ کریم الدین شیخ واہیم الدین (38 سال، بلال نگر، اردھاپور،) نام دیو دیوراؤ نروڈے (58 سال، ضلع ہنگولی) اور شیواجی کشن راؤ مسکے (ضلع ناندیڑ، مفرور) کے ملوث ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ اس معاملے میں اردھاپور پولیس اسٹیشن میں جی آر نمبر 439/2026 کے تحت مہاراشٹر جانوروں کے تحفظ سے متعلق قانون، جانوروں پر ظلم کی روک تھام ایکٹ اور بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ مزید تحقیقات پولیس سب انسپکٹر سریش بھوسلے کر رہے ہیں۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر پولیس افسر مہادیو منجارامکر، بھاسکر کامبلے، سریش بھوسلے اور دیگر پولیس اہلکاروں نے انجام دی۔

ناندیڑ پولیس کرائم رپورٹ: چوری، موبائل چھیننے،

دھوکہ دہی اور اسلحہ ایکٹ سمیت متعدد مقدمات درج

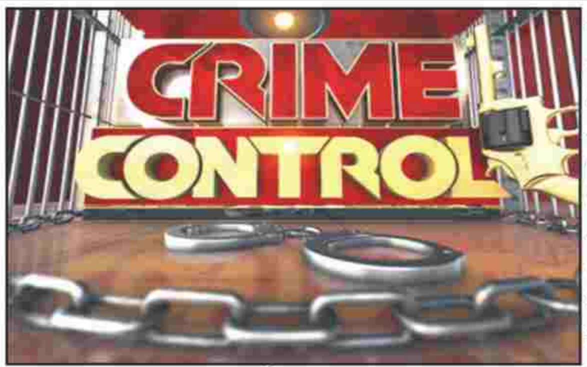

ناندیڑ، 11 اگست: ضلع ناندیڑ کے مختلف پولیس اسٹیشنوں کی حدود میں پیش آئے جرائم کے سلسلے میں پولیس نے مختلف مقدمات درج کر کے تحقیقات شروع کردی ہیں۔※ اتوارہ پولیس اسٹیشن: ہولی، ناندیڑ میں پرتھما نکیتن اسکول کے قریب واقع ایک مکان کا تالا توڑ کر نامعلوم چور 63 ہزار روپے مالیت کے سونے کے زیورات چرا کر فرار ہوگئے۔ اس سلسلے میں بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔※ شیواجی نگر پولیس اسٹیشن: مہارانا پرتاپ چوک کے قریب رینوکائی اسپتال کے سامنے موٹر سائیکل پر بیٹھ کر فون پر بات کر رہے شخص سے نامعلوم ملزم نے 30 ہزار روپے مالیت کا ویوو کمپنی کا موبائل فون چھین لیا۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

تامسا پولیس اسٹیشن: چکالا، تعلقہ حدگاؤں میں شراب نوشی کے تنازع پر تین افراد نے ایک نوجوان کو لکڑی سے حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا۔ اس معاملے میں تین ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن: نرہرنگر، ناندیڑ سے 30 ہزار روپے مالیت کی ہیرو اسپلینڈر موٹر سائیکل (AY-1891-MH-26) نامعلوم چور چرا کر لے گئے۔ پولیس نے مقدمہ درج کرلیا ہے۔※ ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن: جعلی دستاویزات کے ذریعے ہنومان پسماندہ طبقات کوآپریٹو سوسائٹی اور دیگر پلاٹ مالکان کے ساتھ دھوکہ دہی کرنے کے الزام میں چھ افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس معاملے کی مزید تحقیقات کر رہی ہے۔※ ہوائی اڈہ پولیس اسٹیشن: نندی گرام سوسائٹی میں دو نوجوانوں کے قبضے سے بغیر لائسنس ایک لوہے کا خنجر برآمد کیا گیا۔ پولیس نے اسلحہ ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرتے ہوئے ایک پلسر موٹر سائیکل بھی ضبط کر لی۔※ بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن: ایس ٹی ڈپو ورکشاپ کے قریب پیش آئے ایک سڑک حادثے میں لاپرواہی سے گاڑی چلانے کے باعث 23 سالہ نوجوان عبدالمشرف عبدالکلیم کی موت ہوگئی۔ پولیس نے ڈرائیور کے خلاف مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں

'ہر گھر ترنگا' مہم کے تحت پربھنی میں

ترنگا سائیکل و بائیک ریلی کا شاندار انعقاد

پربھنی، 11 اگست: ''ہر گھر ترنگا'' مہم کے تحت آج پربھنی میں ترنگا سائیکل اور بائیک ریلی نہایت جوش وخروش کے ساتھ منعقد کی گئی۔ ضلع کلکٹر سنجے سنگھ چوہان اور ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس پنچج گماوت نے خود ریلی میں شرکت کرتے ہوئے سائیکل اور بائیک چلا کر حب الوطنی کا پیغام دیا۔ ضلع کھیل کمپلیکس میں ''وندے ماترم'' کے اجتماعی گیت کے بعد ضلع کلکٹر اور ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ نے سبز جھنڈی دکھا کر ریلی کو روانہ کیا۔ ریلی شہر کے اہم راستوں سے گزرتے ہوئے دوبارہ ضلع کھیل کمپلیکس پہنچ کر اختتام پذیر ہوئی۔ پولیس محکمہ کے افسران اور اہلکاروں نے بائیک ریلی میں بھرپور شرکت کی، جس میں تقریباً 50 سے 60 بائیکس شامل تھیں۔ اس کے علاوہ شہر کے مختلف اسکولوں اور کالجوں کے 500 سے زائد طلبہ اور کھلاڑی بھی ریلی کا حصہ بنے۔ ریلی میں این وی ایس مراٹھواڑہ ہائی اسکول، سارنگ سوامی ودیالیہ، گاندھی ودیالیہ، ایکتا نگر، شری چھترپتی شاہو سیکنڈری اسکول، کرشی نگر، گیانو پاسک کالج اور شری شیواجی کالج سمیت مختلف تعلیمی اداروں کے طلبہ و کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر رہائشی ڈپٹی کلکٹر انور ادھا ڈھالکری، ڈپٹی کلکٹر انیتا بھالے راؤ، ضلع کھیل افسر گیتا ساکھرے، ایڈیشنل پولیس انسپکٹر سمبھاجی چلکلے، تحصیلدار سندیپ راجپورے، ریاستی کھیل رہنما سنجے منڈھے، سٹی ٹریفک پولیس انسپکٹر دیپک دتولوار، سماجی کارکن راجو بھاؤ چوہان سمیت مختلف محکموں کے افسران، ملازمین، نوجوان، طلبہ اور شہری بڑی تعداد میں موجود تھے۔

آج کو مکمل سورج گرہن، مگر بھارت میں نظر نہیں آئے گا

نئی دہلی: 12 اگست 2026 کو فلکیاتی اعتبار سے ایک نہایت اہم دن قرار دیا جارہا ہے۔ اس روز دن اور رات دونوں اوقات میں آسمان پر دلچسپ فلکیاتی مناظر دیکھنے کو ملیں گے۔ اسی دن مکمل سورج گرہن بھی ہوگا، تاہم یہ گرہن بھارت میں دکھائی نہیں دے گا۔ ماہرین کے مطابق بھارتی وقت کے مطابق سورج گرہن 12 اگست کی رات 9 بج کر 4 منٹ پر شروع ہوگا اور 13 اگست کی رات 1 بج کر 27 منٹ تک جاری رہے گا۔ یہ مکمل سورج گرہن ہوگا، لیکن اس کی رویت بھارت میں ممکن نہیں ہوگی۔ فلکیات کے مطابق سورج گرہن اس وقت ہوتا ہے جب سورج، چاند اور زمین ایک سیدھی لائن میں آجاتے ہیں۔ اس دوران چاند، سورج اور زمین کے درمیان آکر اپنی پرچھائیں زمین پر ڈالتا ہے، جس کے باعث بعض علاقوں میں سورج مکمل طور پر نظر آنا بند ہو جاتا ہے اور چند لمحوں کے لیے دن میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جس خطے پر چاند کا سایہ پڑے گا وہاں چند منٹ کے لیے مکمل سورج گرہن کا دلکش منظر دیکھا جاسکے گا، جو ایک منفرد اور یادگار فلکیاتی تجربہ ہوگا۔ اسی رات آسمان پر ایک اور نادر فلکیاتی منظر بھی دیکھنے کو ملے گا، جہاں عطارد، مریخ، مشتری، زحل، یورینس اور نیپچون تقریباً ایک ہی سیدھ میں دکھائی دیں گے۔ ماہرین کے مطابق اس نوعیت کا منظر کئی دہائیوں بعد دیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ناندیڑ: انتخابی اخراجات کی تفصیلات جمع نہ کرانے پر

44/امیدوار تین سال کے لیے نااہل

ناندیڑ، 11 اگست: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع کی 12 میونسپل کونسلوں اور ایک نگر پنچایت کے سال 2025 کے عام انتخابات میں حصہ لینے والے 44 امیدواروں کو انتخابی اخراجات کا حساب مقررہ مدت اور مقررہ طریقہ کار کے مطابق جمع نہ کرانے پر تین سال کے لیے میونسپل رکن بننے سے نااہل قرار دے دیا گیا ہے۔ سرکاری اعلامیے کے مطابق مہاراشٹر میونسپل کونسلز، نگر پنچایت اور صنعتی نگر ایکٹ 1965 کی دفعہ 16 (1D) کے تحت یہ کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ اس سلسلے میں 27 جولائی 2026 کو باضابطہ حکم جاری کیا گیا تھا، جبکہ نااہل قرار دیے گئے امیدواروں کی فہرست 5 اگست 2026 کے سرکاری گزٹ میں شائع کی گئی۔ نااہل قرار دیے گئے امیدواروں میں عمری میونسپل کونسل کے 6، بھوکر کے 2، لوہا کے 1، حمایت نگر نگر پنچایت کے 14، دھرم آباد کے 6، کنوٹ کے 7، مکھیڑ کے 3 اور قندھار میونسپل کونسل کے 5 امیدوار شامل ہیں۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ انتخابی اخراجات کی تفصیلات مقررہ وقت کے اندر جمع کرانا ہر امیدوار کی قانونی ذمہ داری ہے، اور اس کی خلاف ورزی کی صورت میں قانون کے مطابق نااہلی کی کارروائی کی جاسکتی ہے۔

ناندیڑ: ''مہاوا کیتھون واک فار واٹر'' کے انعقاد کی تیاری،

ضلع کلکٹر کی صدارت میں جائزہ اجلاس

ناندیڑ، 11 اگست: (ورق تازہ نیوز) مٹی اور آبی تحفظ کے شعبے میں سابق وزیر اعلیٰ مرحوم سدھاکر راؤ نائک کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں ہر سال 21 اگست کو ''یوم آبی تحفظ'' کے طور پر منایا جائے گا۔ اسی مناسبت سے ریاست بھر میں 15 سے 21 اگست تک ''آبی تحفظ ہفتہ'' منایا جائے گا۔ اس سلسلے میں ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے کی صدارت میں منگل، 11 اگست کو ضلع کلکٹر آفس میں ایک جائزہ اجلاس منعقد ہوا، جس میں ''مہاوا کیتھون واک فار واٹر'' مہم کے انعقاد کی تیاریوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ ریاستی حکومت کے مطابق، پائیدار ترقی کے لیے مٹی اور آبی تحفظ کے بارے میں عوامی بیداری پیدا کرنے اور پانی کے تحفظ کو عوامی تحریک کی شکل دینے کے مقصد سے 21 اگست کو ریاست کے تمام 36 اضلاع میں ''مہاوا کیتھون واک فار واٹر'' کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس ضمن میں حکومت کی جانب سے باقاعدہ حکمنامہ بھی جاری کیا گیا ہے۔ اجلاس میں ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے متعلقہ تمام محکموں کو ہدایت دی کہ 15 سے 21 اگست تک ''آبی تحفظ ہفتہ'' موثر انداز میں منانے کے لیے پیشگی منصوبہ بندی کی جائے اور تمام ادارے باہمی تعاون و ہم آہنگی کے ساتھ سرگرمیوں کو کامیاب بنائیں۔

شدید تشویشناک حالت میں لائی گئی حاملہ خاتون کی موت پر سرکاری زنانہ اسپتال کا وضاحتی بیان

پربھنی، 11 اگست: جنتور کی 29 سالہ حاملہ خاتون، °° مرجینہ شیخ °°، کو 8 اگست 2026 کی شام انتہائی نازک حالت میں سرکاری میڈیکل کالج اور سرکاری زنانہ اسپتال، پربھنی میں داخل کیا گیا تھا۔ اسپتال انتظامیہ کے مطابق خاتون متعدد سنگین طبی پیچیدگیوں کا شکار تھیں اور ان کی حالت انتہائی تشویشناک تھی۔ ڈاکٹروں نے فوری علاج شروع کیا، وینٹی لیٹر کی سہولت بھی فراہم کی، مگر علاج کے باوجود ان کی جان نہ بچائی جاسکی۔ زنانہ اسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر این۔ این۔ ورما کی جانب سے جاری وضاحتی بیان میں کہا گیا ہے کہ مریضہ کا طبی معائنہ کرنے پر ان میں °° 29 ہفتوں کا حمل، شدید پری ایکلیمپسیا (Severe Preeclampsia)، HELLP Syndrome، رحم میں بچے کی وفات (IUD)، خون جمنے کی خطرناک کیفیت (DIC) اور Rh Negative Blood Group °° جیسی سنگین پیچیدگیاں پائی گئیں۔ اسپتال کے مطابق داخلے کے وقت مریضہ کے ہاتھ پاؤں بری طرح سوجے ہوئے تھے، جسم پر یرقان کی علامات تھیں، سانس لینے میں شدید دشواری، سینے اور پیٹ میں درد، مسلسل قے اور بچے کی دل کی دھڑکن بند ہو چکی تھی۔ ڈاکٹروں نے فوری طور پر علاج شروع کیا، دوروں سے بچاؤ کے لیے °° MgSO4 °° انجکشن دیا اور متعلقہ ماہر ڈاکٹروں وانستھیزیا ماہرین کو طلب کیا گیا۔ اسپتال کا کہنا ہے کہ مریضہ کی تشویشناک حالت سے اہل خانہ کو بروقت آگاہ کر دیا گیا تھا۔ بعد ازاں سانس لینے میں مزید دشواری بڑھنے پر وینٹی لیٹر اور دیگر ضروری ادویات شروع کی گئیں، تاہم مریضہ کی حالت مسلسل بگڑتی گئی، بلڈ پریشر گرتا رہا اور تمام تر طبی کوششوں کے باوجود وہ علاج کا مثبت جواب نہ دے سکیں۔ رات 10:05 بجے سی پی سی آر (CPCR) شروع کیا گیا، مگر رات 11 بجے انہیں مردہ قرار دے دیا گیا۔ بیان کے مطابق مریضہ کے شوہر °° امین شیخ ایوب °° اور دیگر رشتہ داروں کو قانونی کارروائی (MLC) اور پوسٹ مارٹم کی ضرورت سے آگاہ کیا گیا، جس کے بعد ان کی تحریری رضامندی حاصل کر کے میت کو سرکاری میڈیکل کالج، پربھنی کے مردہ خانے منتقل کیا گیا۔ اسپتال نے مزید بتایا کہ مریضہ کی سنگین حالت کو دیکھتے ہوئے انہیں سرکاری میڈیکل کالج، وشنو پوری (ناندیڑ) منتقل کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا، لیکن اہل خانہ کی جانب سے °° 108 ایمبولینس °° کو متعدد بار فون کرنے کے باوجود ایمبولینس دستیاب نہ ہوسکی۔ چونکہ °° 102 ایمبولینس °° میں وینٹی لیٹر کی سہولت موجود نہیں تھی، اس لیے اس کے ذریعے مریضہ کو منتقل کرنا ممکن نہیں تھا۔ اس دوران اسپتال میں تمام ماہرین کی نگرانی میں مسلسل علاج جاری رکھا گیا۔ وضاحتی بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مریضہ نے حمل کے دوران زیادہ تر علاج جنتور کے ایک نجی اسپتال میں ڈاکٹر مسرت پروین سے کروایا تھا۔ 30 جون 2026 کو کی گئی سونوگرافی میں ہی °° پری ایکلیمپسیا کے خطرے °° اور بچے تک خون کی فراہمی کم ہونے کی نشاندہی کی گئی تھی۔ بعد ازاں 3 اگست کو ان کا بلڈ پریشر بڑھا ہوا تھا، ہاتھ پاؤں میں سوجن اور چکر آنے کی شکایت تھی، جبکہ 8 اگست کو پیٹ درد، متلی، بچے کی حرکت کئی دنوں سے کم ہونے اور پلیٹ لیٹس صرف °° 50 ہزار °° رہ جانے کے باعث انہیں فوری طور پر اعلیٰ سرکاری اسپتال ریفر کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر این۔ این۔ ورما نے کہا کہ اسپتال میں مریضہ کو تمام ضروری اور دستیاب طبی سہولیات فراہم کی گئیں، لیکن ان کی انتہائی سنگین طبی حالت کے باعث انہیں بچایا نہیں جاسکا۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

ضلع صنعت مرکز کے عہدے کا نام تبدیل، اب ''ڈپٹی کمشنر (صنعت وخدمات)'' ہوگا

ناندیڑ، 11 اگست: حکومت کی جانب سے جاری کردہ نظر ثانی شدہ تنظیمی ڈھانچے کے مطابق ضلع صنعت مرکز میں ''جنرل منیجر، ضلع صنعت مرکز'' کے عہدے کا نام تبدیل کر کے ڈپٹی کمشنر (صنعت و خدمات)، ضلع صنعت مرکز'' کر دیا گیا ہے۔ ضلع صنعت مرکز کے اسسٹنٹ کمشنر امول انگلے نے تمام سرکاری محکموں، اداروں اور متعلقہ افراد سے اپیل کی ہے کہ آئندہ تمام سرکاری خط و کتابت، دستاویزات اور دفتری کارروائی میں نئے اور ترمیم شدہ عہدے ''ڈپٹی کمشنر (صنعت و خدمات)، ضلع صنعت مرکز'' کا ہی استعمال کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے فیصلے کے مطابق اس تبدیلی پر فوری عمل درآمد کیا جائے تاکہ تمام سرکاری ریکارڈ اور مراسلت میں یکسانیت برقرار رہے۔

ناندیڑ ریلوے ڈویژن کی خصوصی ٹکٹ چیکنگ مہم

ناندیڑ، 11 اگست: جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن نے 10 اگست 2026 کو صبح 4:30 بجے سے رات 8:00 بجے تک خصوصی ٹکٹ چیکنگ مہم چلائی۔ اس مہم میں تمام ٹکٹ چیکنگ ٹیموں نے سرگرمی سے حصہ لیا، جبکہ ڈویژنل کمرشل منیجر (DCM) بی۔ رتیش نے اس کی نگرانی کی۔ خصوصی مہم میں ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) کے 3 اہلکاروں سمیت مجموعی طور پر 31 ملازمین شریک ہوئے۔ مسافروں کو ریلوے قوانین پر عمل کرنے کی ترغیب دینے اور ایماندار مسافروں کو محفوظ اور آرام دہ سفر فراہم کرنے کے مقصد سے 27 ٹرینوں میں ٹکٹوں کی جانچ کی گئی۔

حاجیوں کے مسائل پر رویندر چوہان کی نمائندگی

ناندیڑ: 11/اگست (نامہ نگار)۔ سفر حج کے دوران حاجیوں کو پیش آنے والے مسائل کو لے کر ناندیڑ کے رکن پارلیمنٹ رویندر چوہان نے آج مرکزی اقلیتی امور وزیر کرن رجیجو سے پارلیمنٹ میں ملاقات کر کے انہیں ایک میمورنڈم پیش کیا۔ ایم پی رویندر چوہان نے میمورنڈم میں بتایا کہ ہر سال بھارت سے بڑی تعداد میں عازمین حج مقدس سفر حج کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔ حج کے دوران حاجیوں کا قیام مکہ اور مدینہ میں رہتا ہے۔ حج کمیٹی کی جانب سے جانے والے حاجیوں کو پچھلے کچھ سالوں سے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حج کے دوران حاجیوں کو جن عمارتوں میں رہائش فراہم کی جارہی ہے وہاں پر پکوان گھر یعنی کچن کی سہولت نہ ہونے سے حاجیوں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سابق میں حج کمیٹی سے جانے والے حاجیوں کے لئے بلڈنگوں میں ہی کچن کی سہولت دستیاب رہتی تھی جہاں پر لوگ اپنے سہولت کے مطابق کھانا بنوا لیتے تھے۔ موجودہ صورتحال میں رہائشی بلڈنگ سے کھانے کی ہوٹلیں کافی دور رہنے سے حاجیوں خاص کر خواتین کو بھی مسائل پیش آرہے ہیں۔ لوگوں کو آنے جانے میں وہاں پر کافی وقت صرف ہورہا ہے جس سے ان کی عبادتوں میں بھی خلل ہورہا ہے۔ عازمین حج کے مطالبے کو مدنظر رکھتے ہوئے رکن پارلیمنٹ رویندر چوہان نے مرکزی وزیر کرن رجیجو سے مطالبہ کیا کہ سابق کی طرح بلڈنگوں میں ہی کچن کی سہولت یعنی کھانا بنوانے کی سہولت فراہم کی جائے۔ اسی طرح حج کے دوران حاجیوں کے لئے مینا سے مکہ اور دیگر مقامات کی آمدورفت کیلئے وہاں گاڑیوں کا مفت نظم کیا جائے۔ ساتھ ہی حاجیوں کی رہنمائی کے لئے بھارت کی حکومت تجربہ کار افراد کو بطور حج گائیڈ روانہ کرے۔ اس موقع پر لاتور کے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر شیواجی کڑگے بھی موجود تھے۔

ناندیڑ کارپوریشن کے اجلاس عام کا کانگریس۔ ونچت اگھاڑی نے بائیکاٹ کیا

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ واگھالہ میونسپل کارپوریشن کا عام اجلاس آج صبح 11 بجے ہیڈ آفس کے شنکر راؤ چوہان میٹنگ ہال میں میئر کویتا سنتوش موڑے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کے دوران کانگریس پارٹی اور ونچیت بہوجن اگھاڑی کے تمام کارپوریٹروں نے کارروائی کا بائیکاٹ کرتے ہوئے اجلاس میں شرکت سے انکار کر دیا۔ کانگریس کے شہر صدر اور کارپوریٹر عبدالغفار نے کہا کہ عوام کی جانب سے پیش کیے گئے اہم مطالبات اور بنیادی مسائل کو مسلسل نظر انداز کیا جارہا ہے، جس کے خلاف بطور احتجاج ایوان کی کارروائی کا بائیکاٹ کیا گیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ عوامی مسائل اور ان کے جائز مطالبات کو نظر انداز کرنا کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ بعد ازاں کانگریس اور ونچیت بہوجن اگھاڑی کے تمام کارپوریٹروں نے ناندیڑ واگھالہ میونسپل کارپوریشن کے مرکزی دروازے پر برسر اقتدار جماعت کے خلاف شدید احتجاج کیا اور انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ عوامی مسائل کو فوری طور پر حل کیا جائے۔

'دیر آید درست آید' ترنگے کی مخالفت کرنے والے آج 'ترنگا یاترا' نکال رہے ہیں تو خوش آئند ہے: ہرش وردھن سپکال

ممبئی: بھارتیہ جنتا پارٹی کی مادر تنظیم راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) نے کئی برسوں تک قومی پرچم ترنگے کی مخالفت کی اور اسے منحوس قرار دیا تھا۔ آزادی کی تحریک میں بھی اس کا کوئی کردار نہیں تھا اور آزادی کے بعد 50 سے 55 برس تک آر ایس ایس نے اپنے دفاتر پر ترنگا نہیں لہرایا۔ آج اگر اسے ترنگے سے محبت ہوگئی ہے تو اس کا خیر مقدم ہی کیا جانا چاہیے، 'دیر آید درست آید'، لیکن اس کے پیچھے بی جے پی اور آر ایس ایس کی کوئی سازش نہیں ہونی چاہیے، یہ بات مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کہی۔ تلک بھون میں ہرش وردھن سپکال کی صدارت میں کانگریس پارٹی کی کور کمیٹی کا اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں قانون ساز پارٹی کے لیڈر وجے وڈیٹی وار، سابق وزیر اعلیٰ پرتھوی راج چوہان، کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ارکان بالا صاحب تھورات اور نسیم خان، سابق پردیش صدر نانا پٹولے، سابق وزیر ڈاکٹر نتن راؤت، یشومتی ٹھاکر، ریاستی کانگریس کے سینئر نائب صدر موہن جوشی اور پردیش جنرل سکریٹری ابھجیت سپکال سمیت دیگر رہنما موجود تھے۔ اجلاس میں تنظیمی امور کا جائزہ لینے کے ساتھ ریاست کے سیاسی، سماجی اور دیگر اہم مسائل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا اور آئندہ کی حکمت عملی بھی طے کی گئی۔ فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ ہر ماہ کور کمیٹی کا اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ اجلاس میں ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی (SIR) کے معاملے پر بھی گفتگو ہوئی۔ سپکال نے بتایا کہ کانگریس پارٹی اب تک 65 ہزار BLA-2 مقرر کر چکی ہے، جبکہ BLA-1 کی تقرری کا عمل بھی جاری ہے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ بی جے پی حکومت ہر سطح پر ناکام ثابت ہوئی ہے اور حکومت میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی پھیلی ہوئی ہے۔ مہنگائی میں اضافہ، کسانوں کے سنگین مسائل، بے روزگاری اور بگڑتی ہوئی امن وقانون کی صورتحال کے باوجود حکومت ان مسائل پر توجہ نہیں دے رہی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ عوام کے حقیقی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے ذات اور مذہب کے نام پر نفرت پھیلائی جارہی ہے اور بی جے پی 'تقسیم کرو اور حکومت کرو' کی پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ کانگریس پارٹی اس کوشش کو ناکام بنائے گی اور عوامی مسائل پر حکومت سے جواب طلب کرنے کے لیے احتجاجی تحریک چلائے گی۔ جھارکھنڈ میں طلبہ کے احتجاج کے معاملے پر بی جے پی کے ارکان پارلیمنٹ کی جانب سے پارلیمنٹ احاطے میں کیے گئے احتجاج کے بارے میں پوچھے جانے پر سپکال نے اسے مضحکہ خیز قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب دہلی کے جنتر منتر سمیت ملک بھر میں طلبہ نے پیپر لیک کے خلاف بڑا احتجاج کیا تھا، تب ان پر بے رحمانہ لاٹھی چارج کیا گیا، پیلٹ گن چلائی گئی، سیکڑوں طلبہ کے خلاف مقدمات درج کیے گئے اور طالبات کے ساتھ بھی انتہائی نامناسب سلوک کیا گیا۔ اس وقت بی جے پی کے ارکان پارلیمنٹ کو احتجاج کرنا چاہیے تھا۔ سپکال نے کہا کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے جھارکھنڈ میں طلبہ پر ہونے والے لاٹھی چارج کو غلط قرار دیا ہے اور اس پر واضح موقف اختیار کیا ہے۔ راہل گاندھی کے بارے میں سوال پر ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ راہل گاندھی بھاگنے والے لیڈر نہیں بلکہ لڑنے والے لیڈر ہیں۔

عبدالماجد 9545332211
عبدالرحمٰن 8999942523
زِینت جیولرس
پہناواڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی وترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026
Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی